Presented By: https://jafrilibrary.com

سوانح

حضرت مُسلمِ ابنِ عوسجہ علیہ السّلام

مصنّف

زبدۃ العلماء سیّد آغا مہدی لکھنوی

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

سوانح

حضرت مسلم ابن عوسجہ علیہ السلام

مصنف

زبدۃ العلما سید آغا مہدی لکھنوی

ناشر

رحمت اللہ بک ایجنسی

بالمقابل بڑا امام بارگاہ کھارادر کراچی ۷۴۰۰۰

فون 2431577

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

فہرست

عنوان	صفحہ
دیباچہ	۳
حضرت مسلم بن عوسجہؓ	۵
پیدائش	۵
نام اور کنیت	۵
والدین	۷
سلسلہ نسب	۷
مصاحبت رسولؐ	۷
اوصاف و خصوصیات	۷
تلاوت قرآن	۸
زہد و ورع	۱۰
شرف اخوت	۱۱
واقعہ کربلا سے پہلے کی زندگی	۱۳
شجاعت آذربائیجان کی جنگ میں	۱۳
دو آنکھوں سے کیا کیا دیکھا	۱۴
سنہ ۶۰ ہجری	۱۶
مسلم بن عقیلؑ کی حمایت	۱۷
سنہ ۶۱ ہجری	۱۹
شب عاشور مسلمؓ کی گفتگو	۲۲
کربلا میں شمشیر مسلمؓ کا جلال	۲۵
پہلے حملے میں مسلمؓ کی بہادری	۲۷
مسلمؓ کو کب اذن جہاد ملا	۲۹
بوڑھے مجاہد کو اذن جہاد	۲۹
رجز مسلم بن عوسجہؓ	۳۰
مسلم بن عوسجہؓ کی جنگ	۳۱
فائدہ جلیلہ	۴۲
آخری دیدار	۴۲
دوست و دشمن پر شہادت کا اثر	۴۴
ملک الشعراء کا منظوم تبصرہ	۴۵
یتیم مسلمؓ کی جنگ	۴۷
بیوہ عورت کا جذبۂ محبت	۴۱
غم مسلمؓ میں عربی شاعر	۴۲
نصرت امامؑ کا بہترین پھل	۴۲
مرنے کے بعد پیامبری مسلمؓ	۴۳
مسلمؓ کی عمر شریف	۴۳
امام جعفرؑ کو مسلمؓ کی یاد	۴۴
مسلمؓ اور علی اکبرؑ کی مشترکہ صفت	۴۵
کیا مسلمؓ سپاہ قتل کے پہلے شہید ہیں	۴۶
تعلیمات مسلمؓ	۴۶
وصیت میں مسلمؓ کا عمل بالقرآن	۴۷
شہدائے بدر و احد کے دوش بدوش	۴۸
باب المراثی	۵۰

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ

ہزار ہزار درود و سلام محمد مصطفیٰ اور ان کی آلِ اطہار اور شہیدانِ راہِ خدا پر

چہ گویم از سر و سامان حسن احوال چون کاکل
سیہ بختم پریشان روزگارم خانہ بر دوشم

دنیا علم دوست اصحاب سے خالی ہوتی جا رہی ہے، جو ہیں بھی وہ پراگندہ خاطر، آشفتہ مزاج ہیں اور روز بروز مشتبہ ہوتے جا رہے ہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ اس پر آشوب زمانے میں جس مرکز پر میں کام کر رہا ہوں، میں تنہا ہوں اور اس کوچے کو اب چھوڑنا نہیں چاہتا۔

بحمدہ اس سلسلے میں دس کتابیں پیش کرنے کے بعد کربلا کے بوڑھے مجاہد حضرت مسلم بن عوسجہؓ کے سبق آموز حالات پر قلم اٹھاتا ہوں۔ مسلم رسولؐ کے خوش بخت صحابی بھی ہیں اور ان کو کربلا میں شہادت کا شرف بھی حاصل ہے۔ آغاز و انجام دونوں مستحق تبریک ہیں۔

خدا نے چاہا تو اس سوانح حیات میں بھی شہید وفا کی قربانی اور جملہ حالات سپردِ قلم کرکے زندگی کے ہر تعلیمی پہلو پر توجہ مبذول کروں گا اور بے خبر دنیا کو معلوم ہوگا کہ مقتدر ہستیاں صرف اپنے کردار سے

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اقوامِ عالم کے دلوں کو مسخر کر رہی ہیں۔ امید تو تھی کہ چند در چند علمی
مشاغل میں یہ اہم خدمت انجام کو پہنچے گی مگر ـــــ

ہر کارے کہ ہمت بستہ گردد
اگر خارے بود گلدستہ گردد

توقع ہے توفیق ایزدی شامل رہے گی اور انشاء اللہ العزیز
یہ سلسلہ بہت کچھ آگے بڑھے گا۔

والسلام
فقیر باب اہلبیتؑ
آغا مہدی الرضوی
۱۵ ذی الحجہ ۱۳۶۹ھ

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت مسلم بن عوسجہ رح

پیدائش [1] ۱۰؍ صفر ۲ھ وقت سحر مکہ میں پیدا ہوئے۔ ماں باپ کو اس مولود کی جتنی بھی مسرت ہو زیادہ کم ہے۔ کسے خبر تھی کہ مستقبل میں یہ بچہ شہید ہو کر چار دانگ میں شہرت کا حامل ہوگا اور آج جس کی تشویق و تمنا دیار محبوب میں ہو رہی ہے وہ انجام میں کربلا کے جنگل کو بسانے کا۔ شجاعت و وفا نے بخت تابندہ کو یہ دن دکھایا کہ خادم و مخدوم کا برابر سے ساتھ نام لیا جا رہا ہے۔

نام اور کنیت اسلامی اصول کی بنا پر ماں باپ کا فرض ہے کہ ساتویں دن بچہ کا مناسب نام اور کنیت قرار دیں۔ آغوش اسلام میں یہ پیدا ہونے والا بچہ مسلم نام سے مشہور ہوا اور کنیت ابو حجل [2] قرار پائی۔ حجل زبان عرب میں چکور کو کہتے ہیں۔ اس قسم کی کنیت عرب میں کثرت سے ہوتی ہے۔ ابو ہریرہ، ابن طاؤس، ابن عصفور شہرت یافتہ افراد ہیں جو محتاج تعارف نہیں ہیں۔

والدین باپ کا نام عوسجہ تھا۔ "عوسج" عربی [3] میں ایک کانٹے دار پیڑ

---

[1] آئینہ تصوف [2] رجال مامقانی [3] مجمع البحرین

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کو کہتے ہیں جس کے پھل عام طور سے گول ہوتے ہیں اور جس درخت میں اس قسم کے بڑے پھل ہوں اس کو غرقد کہتے ہیں حضرت موسیٰؑ کا وہ شہرۂ آفاق عصا جو فرعون کے ڈرانے کے لئے اژدہا بنا ہوا تھا اسی درخت کی لکڑی کا تھا اور یہی پہلا درخت ہے جو زمین پر پیدا ہوا۔

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کوفہ کی مسجد جامع میں خطبہ پڑھ رہے تھے اور کچھ لوگوں نے باری باری سوالات کئے ان میں ایک شامی بھی تھا اس نے کہا اخبرنی عن اول شجرۃ غرست فی الارض فقال العوسجۃ ومنھا عصی موسیٰ آپ مجھے بتائیں کہ پہلا کون سا پیڑ زمین پر پیدا ہوا، فرمایا عوسج اور عصائے موسیٰ اسی سے تیار کیا گیا تھا۔ پیغمبر خداؐ کے معجزات میں آپ کا منھ مُنھ سوکھے درخت کو شاداب کرنا متواتر واقعہ ہے اور تاریخ میں ان الفاظ میں ہے سر کرت منفضمون بہ آبات عوسجہ کہ درخت خمیدہ بود برابر شابد[1]

یہ لفظ پیغمبر خداؐ کی زبان مبارک پر بھی جاری ہوا ہے۔ روز قیامت کے بارے میں رسول محترمؐ کی پیش گوئی ہے اس میں جناب امیرالمومنین علیہ السلام سے فرمایا ہے کہ تم بروز حشر میرے حوض کوثر سے لوگوں کو ہٹاؤ گے جس طرح پیاسے اونٹ پانی سے ہٹائے جاتے ہیں۔ تمہارے ہاتھ میں درخت عوسج کا عصا ہوگا۔[2]

غالباً درخت کے خاردار ہونے سے یہ فائدہ اٹھایا گیا ہے کہ اسی درخت کا عصا ید اللہ کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ حکم ایزدی کی مخالفت کرنے والوں کو کوثر کے سرد و خوشگوار پانی تک آنے نہ دیں گے۔

---

[1] مجمع البحرین [2] عیون اخبار رضا [3] ارجح المطالب صفحہ ۵۰۸ و صفحہ ۴۲ بحوالہ مناقب اخطب خوارزم

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

سلسلۂ نسب [illegible]
خزیمہ اسدی سعدی۔ کئی پشتوں تک ناموں کا محفوظ رہنا خاندانی شرافت
اور عزت کی دلیل ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شیخ حیثیت کے پرولے
کسی معمولی گھرانے کے افراد نہ تھے بلکہ عرب کے اعلیٰ خانوادے سے
ان کا تعلق تھا۔

مصاحبتِ رسولؐ:۔ شیعہ اہلِ قلم میں فاضل معاصر محمد طاہر سماوی اور آقائے
عبداللہ مامقانی طبقات ابنِ سعد و واقدی کے حوالے سے ان کو رسولؐ کا
صحابی تجویز کرتے ہیں اور سنہ ۲ ہجری مکہ میں پیدا ہونے کا اتفاقیہ بھی تھا کہ
پیغمبرِ اسلامؐ کی زیارت کا شرف حاصل ہو۔ مگر افسوس ہے کہ طبقات ابنِ سعد
کی جلدوں میں ان کی صحابیت کا کوئی ثبوت نظر قاصر سے نہیں گزرا۔ عزالدین
ابی الحسن علی بن محمد بن عبدالکریم ابن اثیر جزری نے اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ
جلد چہارم میں ایک روایت عو سجہ بن مسلم کی نقل کی ہے جس کو موضوع
سے کوئی تعلق نہیں لیکن مقاتل میں بیشتر اہلِ قلم نے ان کو صحابیِ رسولؐ
مانا ہے۔

اوصاف و خصوصیات:۔ حالاتِ زندگی کا جائزہ لینے سے واضح ہوتا
ہے کہ مسلم علم و عمل میں ممتاز تھے ان کے ذاتی اوصاف اور جسمانی کمالات میں
پیغمبرِ خداؐ کی خدمت میں باریابی اور صحابیت، حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے
اخوت، حافظِ قرآن ہونا، میدانِ کربلا میں شجاعت و بہادری، شہادت، وہ
صفتیں ہیں جو سوانح حیات میں آبِ زر سے لکھے جانے کے قابل ہیں۔ حاجی
شیخ عبداللہ مامقانی المتوفی ۱۳۵۱ھ اپنے رجال کبیر میں لکھتے ہیں۔ "وکان صحابیا
ممن رای النبی وکان رجلا شجاعا لہ ذکر فی المغازی و الفتوح الاسلامیہ نقل

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

علی ذلک ابن سعد فی طبقاته ونص العسقلانی انه کان رجلا شریفا سریا عابدا قاریا متنسکا استشهد مع الحسین بطف کربلا اقول جلالة الرجل وعدالته وقوة ایمانه وشدة تقواه مما تکل الاقلام عن تحریرها وتعجز الالسن عن تقریرها۔[۱]

(ماحصل مضمون) مسلمؓ رسولؐ کے صحابی اور ان لوگوں میں تھے جنہوں نے جمال نبوتؐ دیکھا تھا۔ وہ بڑے بہادر مرد تھے لڑائیوں اور اسلامی فتوحات میں ان کا نام لیا جاتا ہے۔ ابن سعد نے اپنے طبقات میں اس بات کا اقرار کیا ہے اور عسقلانی کا بیان ہے کہ وہ مرد شریف ایک گروہ کے سردار، عبادت گزار، حافظ قرآن اور دنیا سے کنارہ کش تھے۔ واقعہ کربلا میں امام حسینؑ کے ساتھ شہید ہوئے۔ میں کہتا ہوں کہ اس مرد کی جلالت قدر اور عدالت اور طاقت ایمان اور پرہیزگاری اس پیمانہ پر تھی کہ قلم لکھنے سے قاصر اور زبان دہرانے سے عاجز ہے۔

تلاوت قرآن:۔ مسلم بن عوسجہؓ حافظ قرآن تھے۔ اور علم قرآن میں ان کی یہ خصوصیت تھی کہ قرآن ناطق حضرت علی ابن ابی طالبؑ کو کئی مرتبہ قرآن سنا چکے تھے۔ علامہ برغانی ان کے حال میں لکھتے ہیں۔ مسلم بن عوسجہؓ کہ از اکابر زہاد و علماء بود بروایتے چند دفعہ قرآن را نزد حضرت امیر المومنینؑ گذرانیدہ بود (مخزن البکاء) اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ تاویل و تنزیل کے ماہر اور علم تجوید کی پیچیدگیوں سے باخبر تھے۔

تعلیم قرآن اور آداب تلاوت ایک مستقل بحث ہے جس پر

۱؎ تنقیح المقال صفحہ ۲۱۲ جلد سوم چاپ نجف اشرف ۱۳۵۲ھ

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

مولانا کی تبصرہ منظور نہیں ہے لیکن یہ سمجھنا بھی ضروری ہے کہ قرآن مجید کا ہر تلاوت [illegible] جو ہم نیت اخلاص قرآن پڑھے۔ اس مقصد کی ادائیگی میں معصومین علیہ نے جو نصیحت فرمائی ہے وہ یہ ہے۔

ہشام بن سالم نے امام جعفر صادقؑ سے روایات کی ہے کہ تلاوت قرآن کرنے والے تین (طریقے) ہیں کچھ قاری وہ ہیں جو اس لئے قرآن پڑھتے ہیں کہ بادشاہوں سے تقرب حاصل ہو اور عوام پر فخر کریں یہ گروہ اہل جہنم میں سے ہے۔ اور ایک گروہ وہ ہے جس نے صوری حفاظت تو کی اور معنی کو ضائع کر دیا یہ بھی اہل دوزخ سے ہیں۔ اور ایک جماعت وہ ہے جو تلاوت قرآن چھپا کر کرتی ہے اور محکمات پر اس کا عمل ہے اور متشابہات پر ایمان لاتی ہے اور واجبات پر کاربند ہے اور حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھتی ہے۔ یہ وہ گروہ ہے جس کو خدا نے فتنہ ضلالت سے نکال لیا ہے اور یہی وہ گروہ اہل بہشت سے ہے اور جس کو چاہے گا اس کی شفاعت کرے گا۔

مسلم بن عوسجہؓ ایسے ہی قاریوں میں سے تھے جن کے پرخلوص عمل سے اجر و ثواب وابستہ ہے۔ ان کی علم بالقرآن میں یقیناً یہ بات امتیازی ہے کہ معصومؑ نے سند امتیاز عطا فرمائی اور فرزند عوسجہؓ نے ایک امام کو تلاوت پر گواہ کیا۔

جو ہم سے یقین رو تھے یہ روئیں تو ان کا تھا اب رہی ہماری حالت اول تو ہم سے قرآن مجید پڑھا نہیں جاتا اور اگر کوئی خوش نصیب طالب علم قرآن پڑھ بھی گیا تو حروف کو مخارج سے ادا کرنے کی صلاحیت نہیں ہے۔ فن تجوید ایک مستقل علم ہے جو حاصل کئے بغیر نہیں آتا۔ اس سے توجہی کی تمام ذمہ داری

سے خصال ابن بابویہ جلد اول چھاپ ایران

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ماں باپ پر عائد ہوتا ہے تو اولاد کو دینی تعلیم سے بہرہ ور کرتے ہیں اگر کسی طفل نے والدین کے حسن توجہ سے اس منزل کو طے کر لیا تو اس کا یہ بھی فریضہ ہے کہ تعلیم کے بعد کسی عالم کو قرآن سنا دے۔

بعض اوقات پڑھے لکھے لوگ تلاوت میں غلطی کر جاتے ہیں اور اس لغزش کا راز بے توجہی ہوتا ہے۔ اگر لفظ لفظ پر غور کریں تو ایسا نہ ہو چند مثالیں ذیل میں دی جاتی ہیں جو غور نہ کرنے کا نتیجہ ہے اور پچاس فیصدی تلاوت کرنے والے صحیح نہیں پڑھتے۔

(۱) وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوتَ پ۲ ع۱۷ قرآن مجید میں جہاں جہاں داود کی لفظ ہے ہمزہ کے بجائے واو استعمال ہوا ہے اور زبان زد ہمزہ ہے لہذا ہر مقام پر ہمزہ پڑھنا صحیح نہیں ہے۔

(۲) قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ اَیًّا مَّا تَدْعُوا۔ پ۱۵ ع۱۲
بعض لوگوں کو دھوکا ہوتا ہے کہ یہ آیا ما ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے۔

(۳) بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ ج پ۲۶ ع۱۴
سین اول کو لام میں ملانا درست نہیں ہے بلکہ لام کو سین دوم میں ملانا چاہیے۔

(۴) وَهُوَ كَلٌّ عَلٰى مَوْلٰهُ پ۱۴ ع۱۴ روانی میں پڑھنے والے کاف کو زبر کے بجائے پیش پڑھتے ہیں جو غلط ہے۔

زہد و ورع: مسلم بن عوسجہ کوفے کے زاہدوں میں نامور سمجھے جاتے تھے علامہ مجلسی علیہ الرحمہ ان کے حالات میں تحریر فرماتے ہیں "مسلم بن عوسجہ رح از اکابر زہاد و علماء و بزرگان اصحاب سید الشہدا بود" (جلاء العیون فارسی)

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اس مختصر تعریف کا وزن اس وقت معلوم ہوتا ہے جب زہد کے معانی ملحوظ خاطر ہوں۔ زہد کے لغوی معنی کسی شے کی طرف رغبت نہ ہونے کے میلان کم کرنے کے ہیں۔ اور اصطلاح میں لذائذ دنیا کے دشمن رکھنے والا کو زاہد کہتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ زاہد اس کو کہتے ہیں جو آخرت کی حصولیابی کے لئے راحت دنیا کو خیرباد کہے۔

اور امام زین العابدین علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ زہد کے دس درجے ہیں جو زہد کا اعلیٰ درجہ ہے وہ ورع کا ادنیٰ درجہ ہوتا ہے اور جو ورع کا اعلیٰ درجہ ہے وہ یقین کا سب سے پست درجہ ہے اور یقین کا سب سے بڑا درجہ منزل رضا کا ادنیٰ درجہ ہے۔[1]

شرف اخوت:۔ فاضل برغانی حضرت مسلم بن عوسجہؓ کی قربانی کے سلسلے میں حسب ذیل الفاظ میں ان کا تعارف کراتے ہیں:

حضرت امیرالمومنینؑ او را برادر خواندہ بود و از شجاعان مشہور بود (تحریر البکا) پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یوم مواخات اپنے عمل سے بتایا کہ ایک مسلمان صرف اسی کو بھائی قرار دے سکتا ہے جو اس کے کردار اور مذہبی زندگی میں شریک ہو جیسے ابوذرؓ و سلمانؓ میں اخوت۔ یہ معلوم ہے کہ سلمانؓ ایمان کے دسویں درجہ پر فائز تھے اور ابوذرؓ میں یہ کمالات نہ تھے۔ مگر جس طرح ابوذرؓ و سلمانؓ میں وابستگی تھی اسی مجازی جھلک امیرالمومنین علیہ السلام کے عہد میں نظر آتی اور آپ نے مسلم کو بھائی کہا یہ حسن التفات فرزند عوسجہؓ کے لئے ایک افتخار تھا جو کسی کو حاصل نہ ہوا اور اس سے علو اخلاق اور کبر نفس ابوترابؑ پر بھی دلیل قائم ہوتی ہے کہ جس سے صرف رسول عربیؐ نے بھائی چارہ کیا اور مسلمانوں میں کوئی اس کا شریک اور سہیم قرار نہ پایا وہ اخلاق کو اتنی

---

[1] ریاض السالکین شرح صحیفہ سجادیہ از علی صدرالدین مدنی طبع ایران

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

وضاحت دیتا ہے کہ مسلم بن عوسجہ کو بھائی بنایا۔

یہ تہذیب نفس ہے کہ جو زیور کمال سے آراستہ ہو اس کو بھائی سمجھو عرب میں آج تک ایک برابر والا اپنے ہم عمر کو "اخی" کہہ کر پکارتا ہے۔ اور ایک محل تو حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کی سوانح عمری میں ایسا ہے کہ آپ نے یہودی کو بھائی کہا یہ وہ وقت ہے کہ جب علما ئے یہود میں سے ایک عالم آیا ہے اور اس نے عرض کیا۔

لہ "ان اللہ عزوجل یمتحن الاوصیاء فی حیاۃ الانبیاء و یمتحنہم بعد وفاتہم فاخبرنی کم امتحنک اللہ فی حیاۃ محمد من مرۃ و کم امتحنک بعد وفاتہ من مرۃ"۔

خدائے برتر انبیاء کی زندگی میں ان کے اوصیا کا امتحان لیتا ہے اور نبی کے بعد بھی یہ حضرات منزل امتحان پر آتے ہیں پس مجھے خبر دیجئے کہ پیغمبر اسلام کی زندگی میں آپ کے کتنے امتحان ہوئے اور ان کی وفات کے بعد کتنے امتحان ہوئے۔ اس سوال کے بعد جو آپ نے سات امتحانات عہد رسولؐ کے اور سات امتحان بعد وفات رسولؐ کے بیان کئے تو ہر امتحان کی ترجمانی میں "یا اخا الیہود" اے بھائی یہودی کہہ کر خطاب کیا اور غیر مسلم کو چودہ مرتبہ بھائی کہنے کا یہ اثر ہوا کہ وہ صدق دل سے ایمان لایا اس حدیث طویل کا نظم میں فارسی ترجمہ جناب مفتی میر عباس صاحب قبلہ رح نے فرمایا۔ اور نثر میں اردو ترجمہ والد علام طاب ثراہ نے کیا جو جناب مرحوم کے قلمی تالیفات میں غیر مطبوع موجود ہے۔

لہ خصال ابن بابویہ ج دوم

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اسلامی اخوت کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بروز قیامت شفاعت کے طرفین کو حقوق حاصل ہو جاتے ہیں۔ ہم کو آپس میں شیعہ اخوت جاری کرنا چاہیے اور اپنی حیات ثانوی کو سنوارنے کی فکر سے غفلت نہ ہو۔

ماہ ذیحجہ کے اعمال میں مستحب ہے کہ ایک مومن دوسرے مومن کے داہنے ہاتھ پر دست راست رکھ کر کہے۔

آخیتک فی اللہ وصافیتک فی اللہ وصافحتک فی اللہ وعاهدت اللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ وانبیاءہ والائمۃ المعصومین علی انی ان کنت من اہل الجنۃ والشفاعۃ واذن لی بان ادخل الجنۃ لا ادخلہا الا وانت معی۔

برادر مومن جواب میں کہے: قبلت واسقطت عنک جمیع حقوق الاخوۃ ما خلا الشفاعۃ والدعاء والزیارۃ۔

واقعۂ کربلا سے پہلے مسلم بن عوسجہ کی زندگی: گذشتہ بیانات پر نظر کرنے سے واضح ہوتا ہے کہ آپ کی زندگی سنہ ہجری سے پہلے عبادت خدا، خدمت خلق، تعلیم قرآن میں صرف ہوئی اور اگر حکومت باطل کے حربی اقدام میں اسلام کی کمزوری محسوس ہوئی تو اسلامی فوج کے سپاہی بن کر جان کی قربانی میں بھی دریغ نہ ہوا۔ یہ ہے اسلامی اتحاد۔ ذرا مسلم تجیبی کا اختلاف عقائد کے باوجود بھائی جب ضرورت پڑے نصرت دین پر تیار تھے۔

آذربائیجان کی جنگ میں مسلم بن عوسجہ کی شجاعت: نقشہ دیکھیے آذربائیجان کا پتہ اس طرح لگے گا کہ شہر تبریز کو اس کا صدر مقام سمجھنا چاہیے۔

۱؎ مفاتیح الجنان چاپ نجف اشرف ۲؎ مجلۃ الفاروق ص۱۲ مطبوعہ ۱۳۴۲ھ

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اردبیل بھی اسی صوبہ میں ہے۔ آذربائیجان کی وجہ تسمیہ میں دو روایتیں ہیں۔ ایک یہ کہ موبد آذرآباد نے ایک آتش کدہ بنایا تھا جسکا نام آذرآبادگان تھا اور دوسری روایت یہ ہے کہ لغت پہلوی میں آذر کے معنی آتش کے ہیں اور بایگان کے معنی ہیں محافظ یعنی نگاہدارندۂ آتش۔ چونکہ اس صوبے میں آتشکدوں کی کثرت تھی اس وجہ سے یہ نام ہو گیا جس کو عربوں نے اپنی زبان میں آذربائیجان کر لیا۔

حضرت عمر کی خلافت میں جو فتوحات ہوئے اس میں زیادہ تر بنی ہاشم اور دو مستند ابن ابی حنیفہ کا ہاتھ تھا۔ مصر کی جنگ میں حضرت مسلم بن عقیل اور ان کے بھائیوں کی بے پناہ جنگ تاریخ کے صفحے سے محو نہیں ہو سکتی مگر شمس العلما شبلی نعمانی کے قلم سے اس کا اظہار کیوں ہونے لگا۔ وہ تمام کامیابی حضرت عمر کے عقل و دماغ کا نتیجہ بتاتے ہیں۔ اگر سیاست عمری کچھ بھی وزن رکھتی تو پیغمبر خدا کو بدر و حنین میں ان کے جنگی خدمات سے فائدہ پہنچتا۔

حضرت عمر کی پیرانہ سالی سے پہلے کا ذکر ہے اس وقت نسبتاً عقل و دانش میں شباب تھا مگر احد و خیبر میں جو انجام ہوا وہ دنیا جانتی ہے۔ اس آغاز سے جس پر قرآن حکیم بھی گواہ ہے اس انجام پر بہت کچھ تنقید و تبصرہ ہوتا ہے اور بڑی آسانی سے نتیجہ نکلتا ہے کہ اس پردہ میں کوئی اور تھا۔

حضرت شبلی نعمانی نے خود تسلیم کیا ہے کہ آذربائیجان کی جنگ میں جو ۲۲ھ ہجری مطابق ۶۴۳ء عیسوی میں ہوئی لشکر اسلام کا علم حذیفہ بن یمان

لہ فتوحات البہنسا مولفہ شیخ محمد بن محمد معز مصری ص ۱۲ چاپ مصر ۱۲۸۶ ہجری

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کے ہاتھ میں تھا۔ یہ وہی حذیفہؓ ہیں جن کو حضرت سرورِ کائنات صلعم نے منافقوں کے نام بتا دیے تھے اور وہ رسولؐ کے رازدار سمجھے جاتے تھے۔ اور یہ مسلّم حقیقت ہے کہ فوج کی کامیابی علمدار کی فراست پر موقوف ہوتی ہے۔ حذیفہؓ کی علمداری کا حال یہ ہے

"وہ نہاوند سے چل کے اردبیل پہنچے یہاں کے رئیس نے ایک انبوہ کثیر جمع کر کے مقابلہ کیا اور شکست کھائی پھر آٹھ لاکھ سالانہ پر صلح ہوئی۔ حذیفہؓ نے پھر اس کے بعد موقان اور جیلان پر حملہ کیا اور فتح کے پھریرے اڑا دیے۔ اس اثنا میں دربارِ خلافت سے حذیفہؓ کی معزولی کا فرمان پہنچا۔ (الفاروق ص۲۱۲)"

(ابھی تک دولت کی خیانت کا شکوہ تھا کہ وہ اس جنگ کے لڑنے والوں میں مسلم بن عوسجہ کا نام کیوں لکھنے لگے۔ اب ان کے ممدوح حضرت عمر کے طرزِ عمل کو اربابِ دماغ کے سامنے لانا ہے کہ جو سپہ سالار فوج کامیاب ہو اس کی معزولی کے کیا معنی؟ حذیفہؓ کو عہدے سے ہٹانے کا صاف منشا یہ ہے کہ جنگ میں خود غرضانہ پہلو تھے اور اس سرکار سے کام کرنے والوں کی ہمت افزائی کبھی نہیں ہوئی اور حکومت کا معیار عدل و انصاف پر نہ تھا۔ تمام دولِ متحاربہ کا قاعدہ ہے کہ کامیاب ہونے والے افسرانِ فوج کو انعام ملتے ہیں۔ مگر یہاں انصاف کا خون ہوتا ہے۔ ابو جریر طبری جو مسلمانوں کا مورخ اعظم ہے۔ اس نے تاریخ میں قاتلانِ حسینؑ کی زبان سے ثابت کیا ہے کہ اس جنگ میں مسلم بن عوسجہؓ نے مشرکین کو قتل کیا اور اپنی شمشیر آبدار تلوار کا شجاعانِ فارس کو لوہا منوا دیا۔ اس اجمال کی تفصیل کا آئندہ انتظار کرو۔

سلہ تاریخ الامم والملوک جلد ۴ ص۲۲۵

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بقول مؤلف شہدائے کربلا ایک مکمل طاقت ور جوان ہونے کے اعتبار سے اگر ان کی عمر اس وقت بیس برس بھی مانی جائے تو واقعہ کربلا میں ان کی عمر ساٹھ سال قرار پاتی ہے۔ اور اس لیے ان کا شمار کربلا کے سن رسیدہ اور ضعیف العمر اشخاص میں ہے۔

دو آنکھوں سے کیا کیا دیکھا:۔ عہد رسولؐ میں ولادت ہوئی، مرسل اعظمؐ کا زمانہ دیکھا۔ فاطمہ زہرا علیہا السلام نے جس ظلم نواز حکومت میں رحلت فرمائی اس عہد کا ادراک کیا۔ دو سالوں سے گذر کر خلافت ثانی میں نیک نام عمر بسر کی، خلافت کا پورا زمانہ دیکھا۔ امیر المومنین علیہ السلام کی معصومانہ زندگی کو اول سے آخر تک دیکھتے رہے۔ صفین و جمل میں شرکت کا کچھ علم نہیں، تاریخ خاموش ہے۔ یہاں تک کہ خلافت بلافصل ختم ہوئی۔ امام حسن ع کا صلح پسند اور صبر نواز عہد شروع ہوا اور ختم ہوا۔ امامت حضرت ابی عبداللہ الحسین علیہ السلام کی طرف منتقل ہوئی۔ حاکم شام معاویہ کی موت اسی عہد کرامت مہد میں واقع ہوئی۔

سنہ ۶۰ ہجری

ہلاکت معاویہ کے بعد آخر رجب میں یزید تخت نشین ہوا، اور اس ظالم کی طرف سے آنے والی کوششیں امام حسین ع سے سختی نا مشکور شروع ہوئی۔ اہل کوفہ محبت کے پردے میں عداوت پر تل گئے اور لاتعداد خط دعوت نامے بھیج کر چاہا کہ وہ کوفے میں آجائیں لیکن حسینی سیاست میں سر مو فرق نہ ہوا۔ اور آپ نے اپنے تشریف لے جانے کے بجائے اپنے چچا زاد بھائی مسلم بن عقیل ع کو خصوصی نائب بنا کر کوفہ بھیجا۔

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

حضرت مسلم بن عقیلؑ کی حمایت مؤلف شہدائے کربلا رقم طراز ہیں

اس موقع پر جب جناب مسلم بن عقیلؑ کوفے میں وارد ہوئے ہیں اور
حضرت سید الشہداؑ کی بیعت اہل کوفہ سے لینا شروع کی ہے تو مسلم بن
عوسجہؓ نے اس خدمت میں نمایاں حصہ لیا اور وہ جناب مسلم بن عقیلؑ کے
نمائندہ خاص اور معتمد ہونے کی حیثیت سے لوگوں کو اس مقصد کے ساتھ
متحد کرتے اور امام حسینؑ کی بیعت لیتے تھے۔ چنانچہ ابن زیاد نے کوفے
میں آنے کے بعد جب لوگوں کو جناب مسلمؑ کی طرف سے برگشتہ کیا نا شروع
کیا اور مسلمؑ مختار بن ابی عبیدہؓ کے گھر سے بڑی رازداری کے ساتھ ہانی بن
عروہؓ کے مکان میں منتقل ہو گئے اور ابن زیاد نے حضرت مسلمؑ کی سراغ
رسانی کے لئے اپنے غلام معقلؒ کو تین ہزار درہم دے کر مقرر کیا کہ وہ مکر و
فریب کے ساتھ مسلمؑ کا پتہ چلائے اور معقلؒ اس فکر میں مسجد جامع میں آیا
تو اسے معلوم ہوا کہ مسلم بن عوسجہؓ اسدی جو اس وقت اسی مسجد میں نماز
پڑھ رہے تھے، مسلم بن عقیلؑ کے نمائندہ خاص ہیں اور ان کی طرف سے
حسین ابن علیؑ کی بیعت لیتے ہیں۔ یہ معلوم کر کے وہ مسلم بن عوسجہؓ کے پاس
آیا۔ اور بیٹھ گیا۔ جب مسلمؑ نماز سے فارغ ہوئے تو اس نے کہا کہ میں شام کا
رہنے والا ذوالکلاعؑ کا غلام ہوں اور خدا کے فضل سے اس خاندان
اہل بیتؑ کے ساتھ محبت رکھتا ہوں۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس خاندان
میں سے کوئی بزرگ آج کل کوفے میں آئے ہوئے ہیں اور لوگوں سے رسول خداؐ
کے نواسے کی بیعت لے رہے ہیں مجھے تمنا پیدا ہوئی کہ میں ان کی خدمت
میں حاضر ہوں اور یہ تین ہزار درہم جو میرے پاس ہیں میں ان کی خدمت
میں نذر کروں۔ مگر اب تک کوئی شخص نہ ملا جو مجھے ان کی خدمت میں

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

پہنچائے یا ان کا پتہ بتائے۔ ابھی ابھی میں اس مسجد میں بیٹھا ہوا تھا کہ میں نے کچھ مسلمانوں کو یہ کہتے سنا آپ کے متعلق کہ انہیں اس خاندان کے لوگوں سے واقفیت حاصل ہے۔ اب میں آپ کے پاس آیا ہوں کہ آپ یہ روپیہ مجھ سے لے لیجیے اور مجھے ان بزرگ کی خدمت میں لے چلیے کہ میں ان سے بیعت کروں اور اگر آپ چاہیں تو ان کے پاس جانے سے پہلے یہیں مجھ سے بیعت لے لیجیے۔

یہ مکارانہ تقریر تھی، جس کو صاف دل اور نیک نیت مسلم بن عوسجہ رح نے حقیقت پر محمول سمجھا اور جواب دیا۔

"مجھے تمہاری ملاقات سے بہت خوشی ہوئی اور مسرت حاصل ہوئی، اس بات پر کہ تم اپنی خواہش میں کامیاب ہو اور تمہارے ذریعے سے اہلِ بیتِ رسول کو کچھ تقویت حاصل ہو بے شک مجھے اس بات کا افسوس ہے کہ میری کارگزاریاں اس معاملہ میں اس کے نشو و نما پانے کے پہلے پہنچانے کا کانوں تک پہنچیں جس سے اندیشہ ہوتا ہے کہ کہیں ظالم ابن زیاد کو بھی اس کی اطلاع نہ ہو جائے۔ بہرحال کافی اطمینان اور عہد و پیمان اور رازداری کے وعدوں کے ساتھ مسلم ابن عوسجہ رح نے اقرار کیا کہ میں چند روز میں تمہارے لیے مسلم بن عقیل ع سے اجازت حاصل کروں گا۔ چنانچہ معقل لعین اس کے بعد چند روز تک برابر آتا جاتا رہا یہاں تک کہ مسلم بن عوسجہ رح کے ساتھ جناب مسلم ع کے پاس پہنچا۔ اور آخر اسی کی خبر رسانی سے ہانی بن عروہ رح کے گھر میں مسلم بن عقیل ع کے روپوشی ہونے کی اطلاع ابن زیاد لعین کو پہنچ گئی۔ جب ہانی بن عروہ گرفتار ہو گئے اور مسلم بن عقیل ع جنگ پر آمادہ ہوئے اور آپ نے اپنے اعوان و انصار کے لشکر کو فراہم کیا تو اس وقت بھی مسلم بن عوسجہ رح جناب

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

مسلمؑ کے ساتھ تھے۔ اور جب فوج کی ترتیب ہونے لگی تو قبیلہ مذحج اور اسد کی سپہ سالاری مسلم بن عوسجہؓ ہی کے متعلق ہوئی اور پیادوں کے سردار بھی قرار دیے گئے پس اس کے بعد تاریخیں خاموش ہیں نہیں کہا جاسکتا کہ مسلم بن عقیلؑ کی شہادت کے موقع پر مسلم ابن عوسجہؓ کہاں تھے۔ جب مسلم بن عقیلؑ کے ساتھ والی قلیل فوج نے ابن زیاد کے منظم سپاہی سے جنگ کے مقابلہ میں شکست کھائی تو مسلم بن عوسجہؓ وغیرہ چند دیگر اشخاص نے پورا اندازہ کرلیا کہ اب حضرت مسلمؑ کی جان کی حفاظت غیر ممکن ہے اس لیے اب سوال صرف اپنی جان کا ہے کہ اسے بھی قربان کردیا جائے۔ لیکن جبکہ یہ معلوم ہے کہ فرزند رسولؐ امام حسینؑ کوفہ کی جانب متوجہ ہیں تو یہ جان ان کے ساتھ ان کے کام کیوں نہ آئے۔ اور اس وقت ممکن ہے بجائے خدمات کچھ کارآمد ثابت ہوسکیں اس خیال سے ان لوگوں نے مسلم بن عقیلؑ کے ساتھ اپنی جانوں کو وابستہ نہیں رکھا اور وہ اپنے گھروں اور اپنے قبیلوں میں مخفی ہوگئے۔ اور جب یہ معلوم ہوا کہ امام حسینؑ عراق کے حدود میں آگئے تو کسی طرح نکل کر امام حسینؑ کے پاس پہنچے بہت ممکن ہے کہ مسلم بن عقیلؑ سے ان کی علیحدگی خود حضرت مسلمؑ کے ایماء و اشارے یا کم از کم اجازت سے ہو ورنہ اگر کسی طرح کی بھی بے وفائی اور حضرت مسلمؑ کی امداد میں کوتاہی کا دھبہ ان کے دامن پر ہوتا تو کم از کم حضرت سید الشہداءؑ سے کسی طرح کی معذرت اور آپ کا قبول عذر یا عتاب و تنبیہ تاریخوں کے اندر موجود ملتا۔ انتہیٰ۔

سنہ ۶۱ ہجری

شامی مسلمانوں کو مختصر سے گذشتہ چھ ماہ یزیدیت کی تاسیس

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

میں گذرے اور رفتہ رفتہ اموی طاقت نے کوفے کو بھی اپنا کر لیا۔ حضرت مسلم کی شہادت اسی فروغ کا نتیجہ تھی اس محرم آشوب زمانے میں نہیں کہا جا سکتا کہ مسلم بن عوسجہؓ امام حسین ع کے پاس آ کر کہاں اور کب ملحق ہوئے۔ ملا حسن یزدی نے لکھا ہے کہ حبیبؓ اور مسلم بن عوسجہؓ ساتھ ساتھ کوفہ سے روانہ ہو کر اس وقت پہنچے۔

وقتیکہ رسیدند کہ لشکر اعدا مثل سیل سیاہ یک طرف صف زدہ و امام مظلوم با لشکر خود در بیرون خیمہا ایستادہ بر رند این دو نفر آمدند و پیادہ شدند و سلام کردند و رکاب حضرت را بوسیدند۔ (انوار الشہادۃ ص ۹۳)

اس عبارت میں یہ صراحت نہیں ہے کہ وہ عشرہ کے دن پہنچے۔

محاصرہ ۹ محرم سے ہو چکا تھا اگر اس تحریر کے معنی یہ قرار دیئے جائیں کہ کربلا میں دہم محرم ان کے قیام کا پہلا دن تھا تو صحیح نہیں ہے۔ شب عاشور ان کی موجودگی اور اظہار عقیدت موجود ہے۔ ممکن ہے کہ وہ ملاقات حرؓ سے پہلے یا بعد پہنچ چکے ہوں۔ اس لئے کہ فرزند رسول ص سے دنیا کا ساتھ چھوڑنا ان کے علم میں تھا۔ حبیب بن مظاہرؓ کو حسینیت کی طرف دعوت دیتے ہیں وہ ایک تحریک تھے۔ خضاب کی روایت سے معلوم ہو چکا ہے کہ کوفہ کا ماحول مسلم بن عوسجہؓ کے سامنے تھا اور وہ اپنی قربانی کی تیاریاں کر رہے تھے۔ ان کے عزائم کی پختگی کا اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ اس پر آشوب دور میں وہ کوفے سے تنہا نہیں نکلے بلکہ اپنی کنیز اور فرزند کو بھی ساتھ لے کر چلے۔ ہر طرف کی ناکہ بندی

عـہ مولف یہاں تک لکھ کر دو سال شدید امراض میں مبتلا رہے بفضل ایزدی سے صحت ہوئی اور یہاں سے دوبارہ قلم اٹھایا۔ جعفر

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

قدم قدم پر پہرا، عبیداللہ ابن زیاد کے سخت ترین قوانین کے نفاذ میں ان کو کوئی روک نہ سکا ور تھے اپنی اصل کی طرف پلٹے۔ بقیہ طینت کے جذبے نے شیعیت کو حسینیت پر نثار کرنے کے لیے آگے بڑھایا۔ لیکن اس اقدام میں وہ فراست اور جانبازی مضمر تھی جو قربانی میں عزت اور خصوصیت پیدا کرتی ہے۔ حبیب بن مظاہرؓ، زہیر بن قینؓ اپنی رنگین زندگی کو چھوڑ کر دشت کربلا میں آگئے۔ وہ اگر اس لئے مستحق ستائش ہیں کہ امامؑ کی محبت میں اولاد و ازواج کو چھوڑ کر شہید ہوئے اور صحابیت کا ثبوت دیا[1] تو مسلم بن عوسجہؓ اپنی شریک حیات بی بی اور بچے کو ہمراہ لاکر اس لئے قابل مدح قرار پاتے ہیں کہ وہ راہ کے قید و بند کو توڑ کے مع عیال نکل کر آئے ہیں اور زوجہ حبیبؓ اور زوجہ مسلمؓ میں بھی یہ فرق نظر آتا ہے کہ حبیبؓ کی بی بی نے شوہر سے کہا تھا کہ تم کو خدا کی قسم جب امامؑ کے روبرو پہنچنا تو میری طرف سے دست بوسی کرنا اور قدم چومنا اور میرا سلام پہنچانا۔ (سوانح حبیب ص ۲۰) لیکن معلوم ہوتا ہے کہ زوجہ مسلمؓ کی عقیدت اس حد پر پہنچ چکی تھی کہ انہوں نے شوہر کو تنہا جانے ہی نہ دیا۔ اور اسیری کا شوق ان کو کوفے سے کربلا تک لایا ورنہ مسلمؓ ایسے تجربہ کار سن رسیدہ مجاہد کو کوئی وجہ نہ تھی کہ ایسی سخت منزل پہ عورت اور بچے کو ساتھ لیتے۔ واقعہ کربلا کی پیشین گوئی زبان رسالت سے ہو چکی تھی۔ عہد علیؓ و فاطمہؑ میں اسیری کے تذکرے گزر چکے تھے۔ اگر مرد کا یہ فریضہ تھا کہ وہ امامت پر آنچ آنے کے وقت اپنی جان قربان کر دے تو

---

[1] صحیفہ کاملہ میں اصحاب رسولؐ کی یہ صفت بیان ہوئی ہے: وفارقوا الازواج والاولاد فی اظہار کلمتہ، ص ۱۸ طبع بمبئی شعبان ۱۲۹۵ھ

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

عورتوں کا بھی یہ عزم تھا کہ ہم اہل حرم کے شریک غم ہوں اور اگر ان کے پاندوں میں رسن ہو تو ہم بھی قید ہوں۔ خصوصاً جبکہ مسلمؒ کی بی بی کو منعم حقیقی نے اولاد کی نعمت بھی عطا فرمائی تھی ان کے لئے مخصوص شرف و عزت تھی کہ وہ بیوہ ہوں۔ اسیر ہوں۔ اولاد فدا کریں۔ آل محمدؐ میں بے نام و نشان ہو جانا وہ قربانی خصوصیت ہے جو انصار امام کو حاصل تھی۔

شب عاشور مسلم بن عوسجہؒ کی گفتگو

فرزند فاطمہؑ نے اپنی زندگی کی آخری رات جس صبر و سکون سے گذاری اس کا اندازہ وہی انسان کر سکتے ہیں جو معرفت کے جادے پر ہیں۔ عام لوگ تو یہ سمجھتے رہے کہ دشمن سے ایک شب کی مہلت طلب کی جا رہی ہے لیکن حقیقت یہ تھی کہ آپ گروہ مخالف کو خود ایک رات کی مہلت دے رہے تھے کہ اگر تم نے مجھ کو نہیں پہچانا ہے تو اب بھی پہچان لو اور توبہ و انابت کی منزل پر آؤ۔ خوش قسمتی سے یہ رات شب جمعہ تھی اور ان برکت آفریں لمحات میں یہ خانوادہ ہمیشہ اپنے راحت و آرام کو خیرباد کہہ کر عبادت الٰہی میں مشغول رہتا ہے۔ کوئی وجہ نہ تھی کہ اس سے فائدہ نہ اٹھایا جاتا۔ جمعہ اور شب جمعہ میں خیر و شر کا ثواب[۱] و عقاب دوگنا ہونا آئین اسلام میں طے شدہ مسئلہ ہے لہٰذا اس رات کی عبادت میں جو لطف تھا اس کو وہی سمجھ سکتے تھے جو اپنی غرض خلقت کو پورا کرنے کے لیے دنیا میں آئے تھے۔ اور ان کے مختار

---

[۱] ان الخیر والشر یضاعفان یوم الجمعۃ (البلد الامین والدرع الحصین قلمی نسخہ مخطوطات کتب خانہ ممتاز العلماء)

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کا کیا کیا اپنا شوقِ شہادت زیادہ کیا مجاہدین کے اجر و ثواب کو بڑھایا دشمن کی سزا کو سنگین کیا اور رات ختم ہوتے ہوتے تمام نہاد مسلمانوں کی ذہنیت کا جائزہ بھی لیا کہ دنیا دیکھ لے کہ وہ جس پیغمبر کا کلمہ پڑھتے ہیں ٹھیک جمعہ کے دن اسی کی آل کو کس طرح بے آب و دانہ ذبح کرتے ہیں۔

اس رات کی یہ عبادت وداعی عبادت تھی۔ اور جب کہ ہمارے سامنے حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کا عظیم افروز ارشاد تیرہ سو برس سے زیادہ زمانہ گزرنے کے بعد موجود ہے کہ آپ نے فرمایا تھا: جب تم نماز کے لئے کھڑے ہونا تو تم کو چاہیئے کہ وداعی نماز پڑھو[1] حضورِ قلب اس پیمانے پر ہو کہ یہ سمجھو یہی نماز ہماری آخری نماز ہے۔ اب حیات مستعار دوسری نماز پڑھنے کا موقع نہ دے گی۔ فرشتہ موت کا کمین گاہ میں ہے۔ کربلا والوں کو یقین تھا کہ ہم پر اب دوسری رات زندگی میں نہ آئے گی۔ شبِ ہجرت پیغمبرِ خدا کی جان بچانے میں بستر پر سونے کی ضرورت تھی اور شبِ عاشور فرزندِ رسول کی نصرت میں ہر مجاہد کو شب بیداری کی سخت ضرورت ہے کہ وہ جاگ کر صبح کر دے اور یزیدی لشکر کے شب خون سے بنی فاطمہ کو بچائے لہٰذا یہ مقدس ترین نفوس کبھی نماز میں۔ کبھی دعا میں۔ کبھی تلاوت میں، کبھی حرمِ رسول کے تدابیر تحفظ میں۔ کبھی حال و استقبال کی مصیبتوں پر آنسو بہانے میں مشغول ہیں اور ان کو کمیل بن زیاد کی دعا کا یہ فقرہ یاد ہونا چاہیئے۔ ارحم من راس مالہ الرجاء وسلاحہ البکاء

لہ اذا قام احدکم الی الصلوٰۃ فلیصل صلوٰۃ مودع (غرر الحکم
و درر الکلم صفحہ ۱۶۳ چھاپ بمبئی)

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

دیا لٹے والے اس پر رحم کر۔ جس کی ساری پونجی تجھ سے لو لگانا اور جس کے ہتھیار و آلات حرب اگر تھے تو وہ تنکا ہیں جو دشمن سے بچائے ہوئے ہیں ورنہ یہ نمازی سجادوں پر محو عبادت رہتے اور فوج شام کی طرف سے قتل عام شروع ہوتا۔ تکبیر و تہلیل کی صداؤں نے خیموں کو ایک مستحکم قلعہ بنا دیا تھا جس کو دشمن اپنی اکثریت کے باوجود نظر اٹھا کر نہیں دیکھ سکتا تھا۔ قریب آنا تو درکنار۔ اسد اللہ کا شیر عباسؑ پورے لشکر کی جانوں کا نگران تھا۔ جس کا بہن کے خیمے کے گرد پھیرا بھی حج کے ہر دو سے بہتر تھا ان گوناگوں مصروفیتوں میں امامؑ ابن امام کو اپنی مختصر فوج کے سامنے خطبہ پڑھنے کی ضرورت محسوس ہوئی اور نفس انسانی کی لاج رکھتے ہوئے تمام ساتھیوں کو بیعت کی پابندی سے آزاد کرنا چاہا اور عام اعلان کیا کہ تم مجھ کو چھوڑ کر چلے جاؤ اور مجھے اکیلا رہنے دو۔ اس لئے کہ ان (یزیدیوں) کو مجھ سے کام ہے۔ اس کے جواب میں بنی ہاشم کے بعد سب سے پہلے مسلم بن عوسجہ کھڑے ہوئے اور شجاعت و وفا میں ڈوبی ہوئی لفظیں جو کہیں وہ صفحہ تاریخ پر اب تک باقی ہیں۔

ا نحن نخلی عنک ولما نعذر الی اللہ فی اداء حقک اما واللہ حتی اکسر فی صدورہم رمحی واضربہم بسیفی ما ثبت قائمہ فی یدی ولا افارقک ولو لم یکن معی سلاح اقاتلہم بہ لقذفتہم بالحجارۃ دونک حتی اموت معک۔

ہم کیا آپ کو چھوڑ کر چلے جائیں بغیر اس کے کہ پیش خدا جواب دہی کا سامان کر سکیں آپ کے حق کی ادائگی میں، خدا کی قسم یہ تو نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ میں خود دشمن کے سینوں میں اپنے نیزے کو توڑ دوں اور

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ان کو میں حضرت شبیر سے قتل کرتا رہوں۔ جب تک کہ قبضۂ تیغ میرے ہاتھ میں رہے اور میں آپ کو کبھی نہ چھوڑوں اور اگر میرے ساتھ آلات حرب نہ ہوں جن سے لڑوں تو میں انہیں پتھر پھینک کر مجروح کروں گا۔ یہاں تک کہ آپ کے ساتھ مر جاؤں۔

قاضی زنگی پوری اعلی اللہ مقامہ نے اپنی کتاب میں اس جواب میں یہ اضافہ کیا ہے۔

قسم بہ خدا ہم آپ کو نہ چھوڑیں گے یہاں تک کہ پروردگار ہمارا جان لے کہ ہم نے رسول اللہ کے نہ ہونے کے وقت میں آپ کی کیسی حمایت و حفاظت کی۔ آپ جانیں کہ قسم بہ خدا اگر ہمیں یہ معلوم ہو کہ ایک مرتبہ قتل ہوں گے پھر زندہ کئے جائیں گے پھر جلائے جائیں گے پھر ہماری خاک ہوا میں اڑا دی جائے گی اور اسی طرح ستر مرتبہ ہو گا تب بھی تو آپ سے جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ آپ کے سامنے موت آئے۔ پھر کیوں کر نہ ہم آپ کی حمایت میں جان دیں حالانکہ یہ ایک مرتبہ کا قتل ہوتا ہے۔ اور بعد اس کے وہ کرامت اور بزرگی ملے گی جس کی کبھی انتہا نہ ہو گی۔ (رشید الاسلام صفحہ ۲۱۲ طبع لکھنؤ ۱۳۲۳ھ)

شمر لعین کی سخت کلامی پر مسلم بن عوسجہ کا جلال

واقعہ کربلا میں تیر و تلوار نیزہ و خنجر، چوب و خشت کے ساتھ ساتھ بے گناہوں پر زخم زبان سے بھی حملہ ہوتا تھا۔ اور بے ادب دشمن ایسے ناگفتہ بہ الفاظ استعمال کرتے تھے جس کے تصور سے عقل و تہذیب لرزہ براندام ہے۔ نفس شناس انسانیت حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے اپنے شعر میں ان زخموں کو ناقابل اندمال فرمایا ہے۔

جراحات السنان لہا التیام ولا یلتام ما جرح اللسان

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

نیزے کے زخم تو بھر جاتے ہیں لیکن زبان کے زخم کسی طرح نہیں بھرتے ہیں

چھری کا تیر کا تلوار کا تو گھاؤ بھرا
لگا جو زخم زبان کا رہا ہمیشہ ہرا

چنانچہ صبح عاشور طبل جنگ سے پہلے جب خندق میں آگ شعلہ ور تھی تو خیام فلک احتشام کی طرف سے شمر لعین گزرا اور اس بد باطن اور خبیث نے کہا یا حسین استعجلت النار فی الدنیا قبل یوم القیامۃ۔ اے حسین تم نے قیامت سے پہلے دنیا ہی میں دوزخ کی آگ مہیا کر لی

اس کے جواب میں حضرت نے فرمایا۔ اے بدبخت قیامت کی آگ کا تو ہی سزاوار ہے۔

اس گستاخی پر مسلم بن عوسجہ کو جلال آ گیا اور غصے میں بھرے ہوئے تیوروں سے امام کے سامنے عرض کیا کہ حکم ہو تو میں اس کی طرف ابھی تیر پھینکوں مگر رحم پرور امام نے روکا اور فرمایا کہ لڑائی میں ہماری طرف سے پہل نہ ہونا چاہیئے۔ یہ وہ آئین حرب تھے جس پر صدر اسلام سے برابر عمل در آمد ہوتا رہا تھا بلکہ یہ قانون حضرت موسیٰ بن عمران کے زمانے سے تعلق ہے اور فرعون کے جادوگروں کا مقولہ قرآن میں موجود ہے۔ قالوا یا موسیٰ اما ان تلقی و اما ان نکون نحن الملقین قال القوا پ ۹ ع ۳۔ انہوں نے کہا اے موسیٰؑ تو تمہیں اپنے منتر پھینکو یا ہم پھینکیں؟ فرمایا تم ہی پھینکو۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ عصائے موسیٰ دفاعی حیثیت میں تھا۔ اور یہی نظریہ سید الشہداء روحی فداہ کا بھی تھا کہ اپنے دشمن کی سخت کلامی ٹھنڈے دل سے سنی مگر جنگ میں ابتدا نہ کی۔ غرض ان کلمات کا برداشت کرنا فدایان غیرت کے لیے موت سے کم نہ تھا۔ جیسے کہ زیارت میں ارشاد ہوا ہے "قتل اللہ من قتلک بالایدی

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

والالسن۔ رہا [illegible] شخص کی تقی یہ کہ
جس نے آپ کو ہاتھوں اور زبانوں سے قتل کیا۔ "لسن" اس اظہار حقیقت کے
تحت میں وہ لٹریچر بھی داخل ہے جو حسینیت کو قتل کر رہا ہے اور یزیدیت جس
سے فروغ حاصل کرتی ہے ہماری جانیں نثار ہوں معصومین کے ان مختصر
جملوں پر جن میں شہادت حسین پر انتہائی فراست کے ساتھ مکمل تبصرہ
فرما دیا۔ یہ حضرات خود تو دشمنوں کے قید و بند میں تھے مگر دور آزادی میں زندگی
بسر کرنے والے طبقے کے روبرو حکایات مصائب پیش کرکے سبکدوش ہو گئے
اب ہمارا کام ہے کہ ہم حسینیت کو باقی رکھیں اور دوست نما دشمن کی کھوکھلی
ہوئی باتوں سے پناہ طلب کریں۔

لشکر مخالف کے پہلے حملے میں مسلم بن عوسجہ کی بہادری:۔ ابو مخنف نے
مقتل میں لکھا ہے کہ جب روز عاشور جنگ شروع ہوئی تو لشکر ابن سعد لعین کا
داہنا حصہ جس کا افسر عمرو بن حجاج زبیدی لعین تھا اس نے امام حسین کے لشکر کے بائیں
حصے پر حملہ کیا اور اس کے افسر زہیر بن قین تھے اور فرات کی طرف سے یہ حملہ
لشکر ابن سعد لعین نے کیا تھا اور مسلم بن عوسجہ بھی حضرت امام حسین علیہ السلام
کے لشکر کے بائیں حصے میں تھے پس مسلم بن عوسجہ نے اس وقت ایسی تلوار کی
اور معرکہ کیا کہ کسی نے کبھی ایسا معرکہ دیکھا کیسا سنا بھی نہ تھا۔ (نور العین
ترجمہ ابصار العین صت ۱۳۵۸ھ چھاپ حیدرآباد دکن

ابو مخنف کے یہ الفاظ جس قدر وزن رکھتے ہیں ان کو اہل عقل سمجھتے ہیں

روز عاشور مسلم بن عوسجہ کو کب اذن جہاد ملا:۔ یہ سوال حیرت
کا جواب مناقب ابن شہر آشوب علیہ الرحمہ کے مطالعے سے واضح ہوتا ہے
کہ آپ عمرو ابن عبداللہ مذحجی کے بعد شہید ہوئے اور طبری مورخ نے تصریح

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

گئی ہے کہ اتفاقاً جیسی بھی ہیں وہ سب سے پہلے منقول ہیں اس کی تائید میں بعض اہل قلم کا تحفۃ الزائر کی زیارت قمانہ دمہ سے استدلال صحیح نہیں ہے اور میں جس نتیجہ پر پہنچا ہوں وہ یہ ہے کہ ابن شہر آشوب ہوں یا شیخ مفید یا مجلسی علیہم الرحمہ ان سب حضرات نے باستثناء ان مقامات کے جہاں کسی واقعہ کی تعیین کر دی ہے کہ اس کا فلاں وقت اور تاریخ سے تعلق ہے یا جہاں ان کی تحریروں میں "ثم برز من بعدہ" کی لفظ موجود ہے۔ واقعات اور خصوصاً شہادت کے یکے بعد دیگرے حالات یہ سمجھ کر نہیں لکھے ہیں کہ پڑھنے والے اس کو ایک تاریخ وار بیان مسلسل سمجھیں۔ اور جس کا ذکر پہلے آ گیا ہے اس کو پہلا ناصر سمجھا جائے۔ ان حضرات کا حال یہ تھا کہ قلم اٹھاتے وقت صرف ضبط و اعادہ کے فرض سے ادا ہوتے ہیں۔ چنانچہ بحار جلد عاشر میں واقعہ کربلا کو دہرانا اور مکرر بیان اسی کے تحت میں ہے اور ارباب مقاتل نے ہر جگہ اجتہاد نہیں کئے ہیں اور نہ ان کو اس کی ضرورت تھی لہٰذا ہر شہید کے بارے میں یہ قطعی فیصلہ نہیں ہو سکتا کہ اس کی قربانی کا مخصوص وقت کب تھا اور عنوان بالا کے ذیل میں صرف یہ کہا جا سکتا ہے کہ نماز ظہر سے پہلے اور حبیب ابن مظاہر سے قبل ان کی شہادت واقع ہوئی۔

شہدائے کربلا کی رخصت میں خصوصاً بنی ہاشم کو اذن جہاد ملنے کے قبل پیر و ذکرین کا بیان بھی محتاج دلیل ہے کہ اپنی قربانی میں وہ اصرار کرتے تھے اور امام انکار فرماتے تھے۔ جبکہ جہاد واجب تھا تو انکار ثابت ہونے پر صرف یہ تاویل ہو سکتی ہے کہ امام اگر کسی کو روکتے تھے تو صرف اس لئے کہ ان کے علم امامت میں ابھی اس شخص کی قربانی کا وقت نہیں آیا تھا۔ وہ سلسلہ شہادت کو منظم رکھنے کے ذمہ دار تھے۔ وہ راز دار قدرت تھے

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اوران کے اختیارات سے نا ممکن تھا کہ جن کی شہادت کے لمحات نہیں آئے ہیں ان کو اذنِ جہاد دے کر میدان میں قبل از وقت بھیج دیں۔ اور جس کی قربانی کا وقت آگیا ہے اس کو روک دیں۔ اذا جاء اجلھم فلا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون اس محل پر صوبہ کے عقیدت مند بزرگ مولوی فریدالدین صاحب جائسی کا بیان مجھے پسند آیا موصوف نے ذکرِ شہادت کے سلسلے میں فرمایا ہے کہ جب کوئی ناصرِ امامؑ گھوڑے سے گر کر شہید ہوتا تھا تو تمام ناصر خدمتِ امامؑ میں بیک وقت عرض کرتے تھے کہ اب ہم کو اذن جہاد دیجئے۔ امامؑ ان میں سے انتخاب کر کے کسی ایک کی استدعا قبول فرماتے تھے۔ اور وہ خوشی خوشی مرنے جاتا تھا۔ لیکن یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ جس کی شہادت پہلے واقع ہوئی اس سے اس کی قربانی اور امتحان کا وزن گراں تھا جو بعد میں شہید ہوا۔

بوڑھے چچا پدر کا اذنِ جہاد:۔ دوپہر ڈھلنے ہی کو ہے اور آفتاب عالم تاب خطِ نصف النہار کے قریب پہنچنے والا ہے اور اپنے پورے جلال کے ساتھ چند بیکسوں کے چہرے دیکھتا ہوا بلند ہو رہا ہے۔ تمازت سے زمین کا کلیجہ چٹک رہا ہے اور گرم ہوا کے جھونکے چہروں کو جھلس رہے ہیں حدت سے ہوا میں ایسا طوفان اور تلاطم پیدا ہو گیا ہے کہ بگولے اٹھ اٹھ کر آسمان سے باتیں کرتے ہیں انسان تو انسان وحش و طیر تک گرمی سے بچنے کے لئے آشیانوں میں چھپے بیٹھے ہیں چاروں طرف سوائے خشک علاقے اور ریگستان کے کچھ نظر نہیں آتا البتہ جانب مغرب ایک صاف اور شفاف پانی کی نہر ہے جس کے ساحل پر کہیں کہیں خرمے کے درخت پہرہ دے رہے ہیں۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے سائے کو پانی میں اس طرح گھور ر

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

خوش ہے وہ کچھ رہے ہیں جیسے کوئی حسین آئینے میں منہ دیکھا کرے۔ اس دریا کا نام فرات ہے جس پر یزیدیت کا بے پناہ محاصرہ ہے اور سپہ سالار لشکر پہرہ لگائے ہوئے پانی پیتا ہے مگر عترت آل محمدؐ کے چند پیاسوں کی جنگ دیکھ رہا ہے۔ اور اس خونخوار کی جبیں پر پیاسوں کی صدائے العطش سننے پر بھی عرق ندامت کا پتہ نہیں بغاوت سے سنگدلی کے آثار اور کردار یزید سے اپنے زمانے کا ابلیس معلوم ہوتا ہے۔ دفعتہً فخر آدمؑ و بنی آدم حسین ابن علیؑ کی سپاہ قلیل سے ایک بوڑھا مجاہد نکلتا ہے اس کے چہرے پر رات کے جاگنے اور حربی خدمات کی تھکن اور بھوک و پیاس کی شدت ہویدا ہے۔ مگر غضب کا ولولہ اور بلا کی امنگ ہے یہ آب و تاب نامور کبرسنی میں اس شان سے چمکتا ہے کہ آن بان پر جوانوں کی نظریں اٹھتی ہیں گرمی سے عربی نژاد گھوڑے کی حالت ساز و سامان اور جہاں دیدہ سوار کا رعب و تجربہ دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ راکب و مرکب تصویر وفا ہیں۔ اس مرد بزرگ کی چال ڈھال سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ وہی مسلم بن عوسجہؓ ہیں جو کوفے میں حضرت مسلم بن عقیلؑ کے معتمد ہونے کی حیثیت سے لوگوں کو نصرت امامؑ پر متحد کر رہے تھے اور جنھوں نے شب عاشور اپنے عزائم کا اظہار کیا تھا۔ قدر شناس امامؑ نے اذن جہاد عطا فرمایا۔ مسلمؓ میدان میں آئے اور یہ رجز پڑھا۔

رجز

ان تسألوا عنی فانی ذو لبد	اگر مجھے پوچھتے ہو تو میں ہوں بنی اسد
من فرع قوم فی ذری بنی اسد	کے قبیلے میں کا رہا ہوں جو شخص ہم پر خروج
فمن بغانا حائد عن الرشد	کرے وہ سیدھے راستے سے منحرف اور خدائے
وکافر بدین جبار صمد	جبار و بے نیاز کے دین کا منکر ہے

Presented by: www.ziaraat.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

فاضل ارغانی نے مسلمؓ کے پورے قصیدے کا ذکر کیا ہے جو مدح امام میں پڑھا مگر اس کا مقاتل میں ذکر نہیں ہے۔

جنگ :- ابو مخنف کے بیان سے جس کا حوالہ ابصار العین میں ہے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ مسلمؓ پہلے ہی حملے میں رجز پڑھ کر شہید ہوئے مگر ابن طاؤس علیہ الرحمہ نے ان کے انفرادی خدمات کا تذکرہ کیا ہے اور ان کے ذمہ دارانہ الفاظ یہ ہیں:-

"ثم خرج مسلم بن عوسجہ فبالغ فی قتال الاعداء وصبر علی اهوال البلاء"

پھر مسلم بن عوسجہؓ لشکر قلیل سے نکلے اور دشمنوں کے قتل میں مبالغہ فرمایا اور امتحان کی سختیوں پر صبر کیا۔ لہوف

"گھوڑے کو دوڑا کر میدان میں آئے اور بجلی کی طرح (یا) باد سموم بن کر دشمن پر حملہ کیا اور نور حرب شعلہ ور ہوا۔ نامی پہلوان صف دشمن سے نکل کر مقابلے کو آئے اور مسلمؓ کے ہاتھ سے قتل ہونا شروع ہوئے۔ ان میں ایک پہلوان سامنے آیا جس کے ارادوں میں دریا کی طرح تلاطم تھا بادل کی طرح گرجتا ہوا حملہ ور ہوا مسلمؓ نے اس کے داہنے پہلو پر نیزے کا ایک ایسا وار کیا کہ جانب چپ کو توڑ کر سنان نکل گئی اور سپاہ قلیل میں صدائے تکبیر بلند ہوئی اور فوج شام میں خجالت کی لہر دوڑ گئی"

۱؎ مخزن البکاء ۲؎ ناسخ التواریخ ۳؎ روضۃ الشہداء

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اسی طرح چچا بھی بھتیجوں کو دوزخ میں پہنچا پایا یہ حیرت ناک بہادری دیکھ کر پورا لشکر ابن عوسجہ پر ٹوٹ پڑا اور اسی یلغار میں بھی مسلم نے مزید چند شخصوں کو قتل کیا۔ شمشیر زنی میں مشغول تھے کہ عبداللہ ضبابی اور عبداللہ بن خشکارہ بجلی دو بدبختوں نے ایک ساتھ حملہ کیا اور میدان میں ان کے حملوں سے اس قدر گرد اڑی کہ کچھ دکھائی نہ دیتا تھا۔ جب غبار فرو ہوا تو معلوم ہوا کہ مسلم بن عوسجہ زخمی ہو کر زمین پر گر پڑے۔ گھوڑے سے گرتے گرتے امام کو پکارا اور کہا ادرکنی یا ابن رسول اللہ اے فرزند رسول میری خبر لیجیے۔

فائدہ جلیلہ۔ مقتل سے خیام تک اژدہام تک اگر دشمنوں کا مجمع ہوتا تو ہر شہید کی آخری آواز اس سلسلے سے سامعہ امام تک پہنچ جانا تعجب ہے تھا مظلوم کربلا اپنے ناصروں کی صدائیں کیسے سنتے تھے؟ اس سوال کے جواب میں مولف کے خیال ناقص میں دو صورتیں ہو سکتی ہیں یا حسینیت کے اس آخری جذبہ کو حمید وغیرہ ایسے واقعہ نگاروں نے بیان کیا یا ہوا کو حضرت سلیمانؑ کی طرح خدا نے مسخر کیا تھا وہ جبر و حسینؑ کی ان کا نکلی ہوئی آواز کو پہنچاتی تھی اور امامؑ درس مساوات دیتے ہوئے بلا انتشار ہر شہید کے بالین پر پہنچتے تھے۔

آخری دیدار۔ ابھی امامؑ تنہا نہیں ہوئے تھے کچھ اصحاب اور کل اقربا موجود ہیں۔ حبیب بن مظاہرؓ سے نہ رہا گیا وہ بھی مظلوم کربلا کے ساتھ ساتھ چلے۔ آقا نے کریں عقاب کی طرح جلد جلد چلے مسلمؓ کو خاک و خون میں آغشتہ دیکھ کر فرمایا رحمک اللہ یا مسلم قرت بالشہادت و اذیت ما کان علیک۔ اے مسلم خدا تم پر اپنی رحمت کاملہ نازل کرے۔ تم شہادت کے

۱؎ تحفۃ البکا، روضۃ الشہدا، بحر الاحزان ۲؎ تحفۃ البکا ۳؎ ترجمہ الصار العین ۴؎ بحر الاحزان ۵؎ ناسخ ۶؎ بحر الاحزان

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

درجہ پر کامیاب ہوئے اور تم نے اپنے فرائض کو ادا کیا۔ مسلمؑ نے کامیابی کا مژدہ سن کر آنکھ کھولی۔ اور چہرۂ امامت دیکھ کر مسکرائے۔

مرنے والے کے بالین پر تلاوت قرآن مستحب ہے شہدائے راہ خدا بھی مواقف میں اس آئین سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں مگر قدر شناس امامؑ نے صرف ایک آیت مناسب حال پڑھی "فمنهم من قضى نحبه ومنهم من ينتظر وما بدلوا تبديلا"۔

امامؑ کا یہ فرمانا ان کے دستاویز فضل و شرف کی کلید تھا۔ حبیبؓ نے جو آخری گفتگو کی وہ مسلمؑ کی مزید عزت و وقار کی آئینہ دار ہے۔

حبیبؓ:۔ اے مسلمؑ تمہاری موت میرے لئے بڑی جانکاہ ہے اچھا تم کو بہشت کی بشارت ہو۔

مسلمؑ:۔ (انتہائی ضعف اور نحیف آواز میں) خدا تم کو بھی بہشت نصیب کرے۔

حبیبؓ:۔ اے مسلمؑ اگر اس وقت میں تمہارے پیچھے نہ آتا ہوتا (یعنی زندہ رہتا) تو کہتا کہ جو وصیت کرنا ہو وہ مجھ سے کہہ دو میں اسے پورا کروں گا۔

مسلمؑ:۔ (امامؑ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) بس میری وصیت ان امامؑ کی نصرت و مدد کرنا ہے۔ ان پر جان فدا کرنا۔

حبیبؓ:۔ یقیناً ضرور (اپنی نصرت سے تمہاری آنکھیں روشن کروں گا)

مسلمؑ نے امام حسینؑ کی طرف آخری نظر کی اور عرض کی کہ اے

۱؎ روضۃ الشہداء [illegible] عزّ علیّ مصرعک یا مسلم ابشر بالجنۃ [illegible]
[illegible]

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

فرزند رسول آپ میں رخصت ہوتا ہوں اور آپ کے جد و پدر کو آپ کے پہنچنے کی بشارت دیتا ہوں گا۔ یہ کہہ کر شہید راہ خدا کی آنکھیں بند ہو گئیں۔ اور ہمیشہ کے لئے ابدی راحت و آرام نصیب ہوا۔ امام اپنے جان نثار کو کھو کر خیمے کی طرف چلے۔

شجاعت کا دوست دشمن پر اثر:- مسلم بن عوسجہ کے جان بحق تسلیم ہونے کی خبر پھیلی اور ان کی بی بی نے مقتل میں آکر اے میرے سردار اے عوسجہ کے بیٹے کہہ کر واشن بین شروع کئے۔ بیوہ کی گریہ وزاری سے بجائے اس کے کہ صدائے شیون سننے والوں کو کچھ ہمدردی ہوتی فوج شام میں خوشی منائی گئی۔ اس وقت شیث ابن ربعی کو جو شام ہی کے لشکر کا سپاہی تھا اس باطل نوازی پر غصہ آگیا اور کہا وائے ہو تم پر تمہاری مائیں تم کو روئیں تم اپنے ہاتھوں سے اپنے تئیں قتل کرتے ہو اور دوں کی نگاہ میں ذلیل ہوتے ہو مسلم بن عوسجہ سے دیندار کے قتل پر خوش ہوتے ہو۔ خدا کی قسم میں نے خود خدمت اسلام میں اس شخص کے کارنامے دیکھے ہیں اور آذربائیجان کی جنگ (سنہ ۲۲ ہجری) میں میرا چشم دید واقعہ ہے کہ ابھی مسلمانوں کے لشکر کی پوری صف بندی بھی نہ ہونے پائی تھی کہ اس بہادر نے چھ آدمی فوج مشرکین کے قتل کر دیے۔ ایسا آدمی تمہارے ہاتھ سے مارا جائے اور تم خوش ہو۔[1]

فوج یزید کی سو بریت اور درندگی کا یہ ادنیٰ کرشمہ تھا کہ وہ اسلام کو اپنے ہاتھ سے مٹا رہے تھے اور زبان پر صدائے تکبیر تھی، خزانۂ شام کے سیم و زر کی طمع نے انسان کو حیوان بنا دیا تھا۔ اور مذہب کو رخصت کر دیا تھا۔

---

[1] - تاریخ التواریخ ص ۱۲۱ ۔ ناسخ التواریخ جلد ششم ۔ یہ گفتگو تاریخ طبری، جلاء العیون، ابصار العین وغیرہ میں موجود ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

شہادتِ مسلم بن عوسجہ پر ملک الشعراء کا منظوم تبصرہ

نصیر الدولہ بدیع الملک منشی سید مظفر علی خاں بہادر جنگ المتخلص بہ اسیر المتوفی ۱۲۹۹ھ نے اپنے منظومے میں حسب ذیل کا اظہار تعزیت فرمایا ہے:-

اذان لیکہ مسلم ابن عوسجہ رخ کرد — بہ افواج مخالف قصد ناورد

بزہد و طاعت و تقوی سرافراز — بہ اصحاب پیمبر بود ممتاز

بعلم و فضل مشہور زمانہ — بزرگ قوم در رفعت یگانہ

امام دیں ترا اقرار الفت او — بسے مغموم شد در فرقت او

بصد رائے سعادت چون قلم زد — بہ توصیف شہ مظلوم دم زد

گروہے را بسوے دوزخ روان کرد — قتال سخت آن شیر ژیان کرد

زضرب تیغ زور دست و بازو — فگند آوازۂ جرأت بہر سو

چنان از برق تیغ آتش فشان شد — کہ میدان پر ز لاش کشتگان شد

چنان مغرور فوج اہل شر شد — کہ تیغ او و پہلوے او سپر شد

بہ لشکر بانگ ابن سعد بر زد — ہزاران طعنہ بر سر بے جگر زد

کہ از تنہا ہزاران می گریزند — ز شیرے نیزہ داران می گریزند

ہجوم آورد فوج او دوبارہ — تنش شد از جراحت پارہ پارہ

بجانب اجساد آن بسمل تپان شد — ز ہر رگ خون جسم او روان شد

شہ دین با حبیب ابن مظاہر — بہ بالینش رسید افسردہ خاطر

چو ابر رحمت رب اشک بارید — مہ تابان بکوکب اشک بارید

بفرمود آفرین اے نیک انجام — ترا رحمت کند داور علام

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

شہادت یافتی اے فاضل داور | ادا کردی حق آلِ پیغمبر
تو اول او کرمی آئینم ما ہم | بگفت شو کرمی آئینم ما ہم
کجا شد بدنیا یا نیسپاری | جہان زہر دورا پی نیست جاری
حبیب ابن مظاہر بر دگفتار | کز بن دیدن تو ہست دشوار
بایں زخم و بایں خاک و بایں خون | بایں حال و بایں رنگ دگرگون
نگر یابی جزائے جانفشانی | کہ دائم در فضائے خلد مانی
منم ہم پیرو تو اے مسافر | سفر در پیش و بے صبر بیگ حاضر
چہ گویم با تو ہنگام تتباہی | وصیت کن مرا تو ہر کہ خواہی
کشید از سینہ مسلمؑ آہ حسرت | بگفت اکنون ہمین سازم وصیت
کہ دست از دامن شہ بر نداری | بپائے او نمائی جان نثاری
بگفت این حرف و شد مسلم چو جانباز | ز تن روح شریفش کرد پرواز
کنیز او ز دل شیون بر آورد | بلب از نالہ شور محشر آورد
کہ اے آقائے من مقتول گشتی | بتیغ ظلم از دنیا گذشتی
شنید آواز او ابن سعد خندید | شگفتہ مثل گل آن خار گردید
بر آوردند غداران مقہور | خروشے از کمال شادی و سور
در آن مجلس کسے کز اشقیا بود | لعین ہر چند از اہل دغا بود
بگفت اے وائے بے ہمرہان غافل | بمرگ چو صاحب رتبہ خوش دل
بزرگ قوم فاضل در گریختے | بگرفت از ذات او اسلام رونق
براہ دین و ایمان کار ہا کرد | جہاد و جہد در راہ خدا کرد
بود کافر بدل شک ہر کہ آرد | چہ حق با ہر مسلمانان ندارد

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

مجال این مجاہد خستہ با حیف
بروز حشر باشد حال کم کیف

(مصنف اکبر بلا نامہ منظوم طبع نولکشور ۱۸۸۰ عیسوی)

یتیم مسلمؑ کی جنگ! ۔ قبل اس کے کہ ہم اس بے پدر کی سرفروشی پر مفصل بحث کریں افسوس کے ساتھ لکھنے پر مجبور ہیں کہ مولف شہید انسانیت نے اپنی مایہ ناز کتاب میں اس شہید کے وجود سے انکار کیا ہے ان کی رائے ہے کہ چونکہ اس کا ماخذ تاریخ روضۃ الاحباب ہے جس سے صاحب ناسخ التواریخ نے اس واقعہ کو نقل کیا ہے حقیقت میں یہ پورا واقعہ جنادہ بن کعب خزرجی کے فرزند عمرو بن جنادہ کا ہے ایسے دھوکے ارباب مقاتل کو بہت ہوئے ہیں۔ تاریخی جستجو ان کا پردہ چاک کر دیتی ہے (شہدائے کربلا جلد اول ص ۱۱) ہم یہ تو مان سکتے ہیں کہ فرزند مسلم بچہ نہ تھا جوان تھا مگر یہ تسلیم کرنے کیلئے کسی طرح تیار نہیں کہ واقعہ کربلا میں وہ نہ تھا۔ اس انکار سے مسلم بن عوسجہؒ کے کوفہ سے مع عیال روانہ ہونے کی اہمیت اور ان کی قربانی کا وزن میزان سے بے نام و نشان ہونے کی خصوصیت ختم ہو جاتی ہے اور اس اجتہاد کو تاریخی جستجو اس وقت سمجھا جاتا جب فرزند مسلمؑ کی شہادت لکھنے میں مولف روضۃ الاحباب۔ یعنی حافظ عطاء الدین بن فضل اللہ المعروف بہ جمال الدین محدث شیرازی دسویں صدی ہجری کے صاحبان قلم میں ہیں

۱؎ کتاب الصلوٰۃ بحث استقبال امام میں عبدالرحمٰن بن عوسجہ سے روایت اور محشی نے ان کو ثقہ قرار دیا ہے۔ ممکن ہے کہ وہ مسلم بن عوسجہؒ کے بھائی ہوں سنن ابی داؤد کتاب الصلوٰۃ جلد اول ص۸ طبع کراچی

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اور فرزند مسلمؑ کی قربانی کے مصادر روضۃ الاحباب سے پہلے بھی پائے جاتے ہیں، لہٰذا واقعے کا امکان تاریخی جستجو نہیں ہے بلکہ جیسا عرض کیا ہے مقتل نولاکھ وہ قدیم صحیفہ ہے جس کی تدوین چوتھی صدی ہجری سے پہلے ہوئی ہے اس کتاب میں یتیم مسلمؑ کی شہادت موجود ہے۔ علاوہ اس کے عہد جناب غفران مآب اعلی اللہ مقامہ سے ہمارے اسلاف کا جو رویہ ہے وہ یہی ہے کہ جب تک اصول مذہب سے تصادم نہ ہو واقعاتِ کربلا کو اجتہادی حذف و اسقاط سے بچاؤ۔ اجتہادات میں زبانی اور تحریراً ہم کو اس لاتحمل کی وصیت کی گئی تھی اور عمدۃ بحر العلوم مولانا علان صاحب قبلہ طاب ثراہ نے اس مسلک کا بار بار اعلان بھی ہوا اور یہ وہ راہِ صواب تھی جس کو اکابر ملت نے فرمان "من بلغ"[۱] کی روشنی میں اختیار کیا ہے لہٰذا کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ میں بزرگان دین کے خلاف کوئی جدید راہ اختیار کروں خصوصاً اس وقت جبکہ تاریخی لحاظ سے بھی اس واقعے میں قوت نظر آتی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ فرزند مسلم بن عوسجہ اور یتیم جنادہ بن کعب کے ملتے جلتے حالات سے مولف شہدائے کربلا کو جو اشتباہ پیدا ہوا ہے وہ یوں دور ہو سکتا ہے کہ ہر دو ایتام میں ایک کو بچہ اور دوسرے کو نوجوان سمجھ لیا جائے اور یہی فرق درمیان میں کافی ہے۔ سپہر کاشانی اس جوان کے حال میں لکھتے ہیں در کتاب روضۃ الاحباب مسطور است کہ مسلم را پسرے جوان بود چوں پدر را کشتہ دید مانند شیرے شرزہ بر دید

۱؎ اس حدیث کی طرف اشارہ ہے جس میں معصومؑ نے فرمایا من بلغہ ثواب علی عمل فعملہ التماس ذالک الثواب اوتیہ وان لم یکن کما بلغہ۔

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

حسین علیہ السلام او را از آہنگ خویش باز داشت و فرمود اے جوان پدرت
شہید شد و اگر تو نیز کشتہ شوی مادرت دریں بیابان فقد درمیان کدام کس
گریزد پسر مسلم خواست طریق مراجعت سپارد مادرش شتاب زدہ پیروے
گرفت و گفت اے فرزند سلامت نفس را بر نصرت پسر پیغمبر اختیار می کنی
ہرگز از تو رضا نخواہم شد پسر مسلم عنان برتافت و حملہ گران افگند مادر از
قفایش فریاد ہمی کرد کہ اے پسر شاد باش کہ ہم اکنوں از دست ساقی
کوثر سیراب خواہی شد و مردانہ ہمی کوشید تا پس از قتل سی تن از مبارزان
شربت شہادت نوشید کوفیان سر او را بریدہ بسوئے مادرش افگندند مادر
سر را برداشت و ببوسید و چنان بگریست کہ ہمگان بگریستند (ناسخ التواریخ
جلد ۲ ص ۲۶۶ چاپ بمبئی)

ترجمہ: مسلم کا ایک جوان فرزند تھا اس نے جب باپ کو قتل ہوتے دیکھا
تو شیر کی طرح جھپٹ کر میدان کا رخ کیا۔ امامؑ نے چاہا کہ اس کو اس ارادے سے
روک دیں اور فرمایا اے جوان تیرا باپ شہید ہوا اگر تو بھی قتل ہو گیا تو اس
جنگل میں تیری ماں کیا کرے گی۔ پسر مسلم نے چاہا کہ پلٹ جائے۔ ماں نے دوڑ
کر راہ میں ٹوکا اور کہا اے بیٹا اگر فرزند پیغمبرؐ کی نصرت سے جان بچائی تو
میں تجھ سے ہرگز راضی نہ ہوں گی۔ پسر مسلم نے باگ اٹھا کر میدان کی راہ لی اور
دشمن پر حملہ کیا۔ حالت یہ تھی کہ بیٹا لڑ رہا تھا اور پیچھے پیچھے یہ کہہ کر ماں دل
بڑھا رہی تھی کہ اے فرزند خوش ہو کہ عنقریب ساقی کوثر کے ہاتھ سے سیراب
ہو گا۔ ماں کی رضا کا احساس کر کے وہ اور زیادہ جوش سے حملہ کرتا تھا یہاں
تک کہ تیس دشمنوں کو قتل کر کے خود کام آگیا اور کوفیوں نے سر کاٹ کر ماں کی طرف
پھینکا۔ ضعیف ماں نے کٹا ہوا سر اٹھا کر بوسہ لیا اور اس درد سے روئی

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کر دیکھنے والے رو دیے۔

پیرکو شانی کا یہ بیان نور وقت الصفاء سے ماخوذ ہے اب رہا اس سے پہلے کا ثبوت وہ درج ذیل ہے۔ اگرچہ ہر دو عبارت میں تغیر ہے لیکن اس کا درج کرنا بھی خالی از فائدہ نہیں۔ حسین ابن علی واعظ کاشفی بیہقی سبزواری المتوفی سنہ ۹۱۰ ہجری رقمطراز ہیں۔ نورالائمہ آوردہ کہ پسر مسلم چوں توجہ بجانب قتل پدر کرد گریہ کناں روئے بمیدان آورد و گفت شاہزادہ حسینؑ فرمود اے جوان باز گرد کہ پدرت کشتہ شد اگر تو ہم قتل یابی مادرت ضائع ماند پسر خواست کہ بر گردد دعا درت فریاد کناں گفت اے پسر اگر ازیں حرب سر بر گردی شیرے کہ از پستان من خوردہ ترا حلال نہ کردم و ہرگز از تو خوشنود نشوم پسر بر دنے بمعرکہ آورد مادرش از عقب در رسید اورا بر جان فدا کردن دل میداد و می گفت اے جان مادر از تشنگی نہ ترسی کہ ہمیں ساعت از دست ساقی کوثر سیراب خواہی شد جوان مردانہ وار بحرب در آمد ہشت تن را بے سر ساخت آخر از پائے در افتاد سرش بریدہ و پیش مادرش انداختند آں دل سوختہ سر پسر بر داشتہ آفرین گویاں دوی بگریست و زاری می کرد و ہر کہ آں حال مشاہدہ می نمود زار زاری گریست۔

روضۃ الاحباب کی عبارت اور نور الائمہ کے اقتباس میں تھوڑا ہی فرق ہے مثلاً یتیم مسلم جب میدان پہنچا تو آبدیدہ تھا۔ باپ کے مرنے کا اولاد پر بھی اثر ہو سکتا ہے کہ وہ اشکبار ہو۔ بیوۂ مسلم نے امامؑ کو مانع دیکھ کر یہ کہا کہ اگر اس نے جان قربان نہ کی تو میں دودھ نہ بخشوں گی۔ باقی جوان بخت وجوان سال کے ہاتھ سے ۸ شخص قتل ہوئے۔ اس اختلاف سے واضح ہوتا ہے کہ جمال الدین شیرازی کا ماخذ روضۃ الشہداء نہیں ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

(ذوالشان) ملا حسین یزدی علیہ الرحمہ نے بھی فرزند مسلم کا حال ورلالہم
نے نقل کیا ہے۔ ان کی تحریر میں یہ اضافہ ہے کہ اس کا سن بارہ سال کا تھا اور
امام کے روبرو پہنچ کر اس نے جوش جنگ میں جواب دیا تھا۔ ان امی قد البستنی
لباس الحرب و قلدتنی بالسیف ص ۹۵ انوار الشہادۃ۔ میری ماں نے مجھے
لڑائی کی پوشاک پہنا کر اور تلوار حمائل کر کے بھیجا ہے

بیوہ عورت کا جذبہ محبت:۔ مسلم بن عوسجہ کے وقت قتل تک تو
فوج دشمن کا یہ حال تھا کہ بیوہ کے بین پر مظاہرہ مسرت ہوا لیکن جب بیٹے کی لاش
پر ماں کی حیثیت سے بین کئے تو دشمن رو دیئے۔ یہ گریہ غالباً شیث بن ربعی کے
اشتباہ کی وجہ سے تھا۔ آخر کہاں تک حق پسند چھپا ہے۔ صداقت بھی سامنے
آ ہی گئی۔ اور دشمن سنگ دل ہی مگر مظلومیت کا اثر ہو کر رہے گا در حقیقت
بیوہ مسلم کی یہ قربانی بہت زیادہ عظمت رکھتی ہے۔ جو وقت ایک بیوہ کے
لئے رونے کا تھا وہ اس مومنہ نے اپنے فرزند کو آلات حرب سے آراستہ کرنے
میں صرف کیا اور جب اس کے خزانے میں اولاد کی دولت بھی نہ رہی اس وقت
اپنے فرض کو ادا کیا۔ اہلبیت کی عورتوں کے بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ ان کی
اسیری قید خانہ شام تک باقی رہی یا ابن زیاد کا حکم حاصل کرنے پر ان کو رہا
کر دیا گیا۔ راہ شام کے حال میں صرف ایک نقل "۲۰ ناقوں کا ہونا" ہمارے سامنے
ہے جس سے شبہ ہوتا ہے کہ اسیری میں پورا قافلہ ساتھ تھا۔ حرم رسول کی یہ تعداد
نہیں کہ ۲۰ ناقوں پر سوار ہوں ایک ناقے پر کئی کئی خواتین سوار ہوتی ہیں اور
محققین نے دیکھا بھی یہ ہے کہ مقتل حسین میں پسماندگان مکمل ساتھ دیں۔ واقعات
کا فقدان ہے اور نہیں کہا جا سکتا کہ بیوہ مسلم کی عمر تنہا ہونے کے بعد کیونکر بسر
ہوئی لیکن عقل کا فیصلہ ہے کہ جس کے سر سے شوہر کا سایہ اٹھ جائے اور جو

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اولاد کو بھی قربان کر دے وہ بے نام و نشان ہو کر اپنی عمر کاٹ سکتی ہے۔

غمِ مسلمؑ میں عربی شاعر کا مرثیہ:- کمیت دربار صادقؑ کے مرثیہ گو تھے اور امام جعفر صادقؑ اور امام محمد باقرؑ نے ان کے اشعار پر اصلاح دی تھی انھوں نے شہدائے کربلا کے مرثیے میں مسلم بن عوسجہؓ کا تذکرہ کیفیت کے ساتھ ان لفظوں میں کیا ہے:۔

وان ابا حجل قتیل محجل یعنی ابو حجل مسلم بن عوسجہؓ بھی مقتول تھے جو زمین کربلا پر غلطاں پڑے تھے۔

نصرت امامؑ کا بہترین پھل:- انصار کی سرفروشی اور ان کے حسن عمل کی جزا قتل سے پہلے ہی ان حضرات کے سامنے آچکی تھی اور حبیب میں سردار جوانان جنت نے اس پرخلوص مجمع کو اپنے اعجاز سے نماز ظہر کے بعد نظروں سے بہشت دکھا بھی دیا تھا یہ سوال باقی نہیں رہتا کہ انصار امام کے بہشت میں کیا حقوق تھے لیکن جب حبیب بن مظاہرؓ ایسے فقیہ کا امام وقت کے سامنے مسلمؓ کو بشارت بہشت دینا ثابت کرتا ہے کہ ان کی منزل اصحاب رسولؐ سے بلند تھی پیغمبر خداؐ جب اپنے صحابی خاص عثمان بن مظعونؓ کے جنازے سے گزر رہے تھے تو ایک عورت نے پکار کر کہا اے ابو صائب بہشت مبارک ہو پیغمبرؐ نے فرمایا کیونکر معلوم ہوا وہ اہل بہشت ہیں تجھے چاہیے کہ صرف اتنا کہے کہ وہ خدا اور رسول کو دوست رکھتے ہیں (حیات القلوب جلد دوم باب پنجاہ و ششم ص۷۰ نولکشور)

عثمان بن مظعونؓ یقیناً اہل بہشت سے مگر ان کے بارے میں یہاں ان کے بہشتی ہونے کی اجازت رسولؐ کی طرف سے نہ تھی صرف اس لئے کہ عوام صحابیت کو نتیجہ بہشت نہ سمجھ لیں اور فرزند رسولؐ حبیب بن مظاہرؓ کی زبانی مسلمؓ کو بشارت جنت پر

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

راضی رہتے ہیں یہ مسلمؑ کی وہ صفت ہے جو صحابی رسولؐ میں نہیں تھی

مسلمؑ کی مرنے کے لئے بیتابی مرنے کے بعد انسان کس عالم میں ہوتا ہے اس کو حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے خطبہ برزخیہ نے واضح کیا ہے جیسا کہ ہمسائے تو ہیں لیکن ایک دوسرے سے کچھ بھی محبت نہ رکھی اور آپس میں دوست تو ہیں مگر کسی کی ملاقات کو جا نہیں سکتے۔ محبت کا رشتہ بوسیدہ ہو کر ٹوٹنے کے قریب ہے اور سب سبب دوستی اور بھائی چارے کے کٹ گئے۔

میت مجبور ہے لیکن شہدائے راہ خدا اب بھی آزاد ہیں اور سرکار حسینی میں وعدہ کرتے ہیں کہ میں آپ کے بہشت میں پہنچنے کی اطلاع رسول خداؐ کو کرتا ہوں۔ یہ خصوصیت سردار زنان عالم جناب معصومہ صلوات اللہ و سلامہ اللہ علیہا میں بھی کہ انھوں نے بعد وفات ان ظلموں کی رسولؐ سے شکایت کا وعدہ کیا جو امت کے ہاتھ سے پہنچے تھے۔ جیسا کہ حضرت امیرؑ کے اس کلام میں جو وقت دفن جناب فاطمہؑ پیغمبرؐ سے خطاب کر کے فرمایا تھا "آپ کی امانت حاضر ہے اور وہ یادگار آپ کی عنقریب آپ کو امت کے مظالم سے خبر دے گی۔

عمر شریف: گذشتہ صفحات میں کئی جگہ مسلم بن عوسجہ کے سن و سال کا تذکرہ ہو چکا ہے اور ہم دیانت کے ساتھ اہل تحقیق کے اقوال درج

عہ جیران لا یتانسون و احباء لا یتزاورون بلیت بینھم عری التعارف وانقطعت منھم اسباب الاخاء عہ لقد استرجعت الودیعۃ واخذت الرھینۃ وستنبئک ابنتک بتضافر امتک علی ھضمھا " نہج البلاغہ

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کرتے ہیں یعنی کہ فلاں شخص یہاں تک پہنچی اور اب واقعات پر گہری نظریں ڈالنے کے بعد یہی واضح ہوتا ہے کہ وہ مرد پیر تھے اور مؤلف آئینہ تصوف کی تحریر اور سنہ ہجری کی ولادت قابل تغلیط ہے۔ اس سنہ ہجری کو صحیح سمجھا جائے تو وہ حضرت سید الشہداءؑ سے ۳ برس چھوٹے ٹھہرتے ہیں اور جناب امیر المومنین علیہ السلام کا ان کو بھائی کہنا محاورہ عرب کے خلاف ہوگا جو بیٹے سے بھی کم سن ہو اس کو باپ اپنا بھائی نہیں کہے گا بلکہ "بیٹا" سمجھے گا۔ واللہ العلم بحقیقۃ الحال۔

امام عصرؑ کی زبان سے مسلم بن عوسجہ کی یاد زیارت مقدسہ وارد ہوئی جس کو علمائے شیعہ بلا اختلاف ہر عہد میں نقل کرتے چلے آئے ہیں اس میں ہے

السلام علی مسلم بن عوسجۃ الاسدی القائل للحسین وقد اذن لہ فی الانصراف انحن نخلی عنک وبم نحتج عند اللہ من اداء حقک لا واللہ حتی اکسر فی صدورہم رمحی ہذا واضربہم بسیفی ما ثبت قائمہ فی یدی ولا افارقک ولو لم یکن معی سلاح اقاتلہم بہ لقذفتہم بالحجارۃ ولم افارقک حتی اموت معک وکنت اول من شری نفسہ واول شہید من شہداء اللہ وقضی نحبہ ففزت ورب الکعبۃ شکر اللہ استقدامک ومواساتک امامک اذ مشی الیک وانت صریع فقال یرحمک اللہ یا مسلم بن عوسجۃ وقرأ فمنہم من قضی نحبہ ومنہم من ینتظر وما بدلوا تبدیلا لعن اللہ المشترکین فی قتلک عبد اللہ الضبابی وعبد اللہ بن خشکارۃ البجلی ومسلم بن عبد اللہ الضبابی۔ ناسخ التواریخ ص ۲۳۴۔ سلام ہو مسلم بن عوسجہ اسدی پر جنھوں نے حضرت حسینؑ سے جبکہ ان حضرتؑ نے ساتھ چھوڑ دینے کے لیے کہا تھا عرض کیا ہم آپ کو چھوڑ دیں تو پھر خدا کیا جواب دیں گے اور آپ کے حق کی ادائیگی کیونکر ہوگی نہیں نہیں قسم بخدا میں اپنے اس نیزے کو ان کے سینے میں

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

توڑ دوں گا اور اپنی تلوار سے اس وقت تک معرکہ کرتا رہوں گا جب تک قبضۂ شمشیر میرے ہاتھ میں ہے اور آپ سے جدا نہ ہوں گا اور اگر میرے جسم پر ہتھیار نہ رہیں گے جن کی مدد سے جنگ کروں تو ان دشمنوں پر پتھر پھینکوں گا اور مرتے مرتے آپ کو نہ چھوڑوں گا اور ساتھ ہی آپ کے دم نکلے گا آپ سب سے پہلے شہید تھے شہدائے راہِ خدا میں جس نے اپنی جانِ نثار کی خدائے کعبہ کی قسم آپ کامیاب ہوئے جبکہ دشمنِ عالم آپ کے اقدام اور مواسات کی ثنا کرتا ہے آپ کا امام جب آپ کی لاش کی طرف چلا اور آپ زمین پر پڑے تھے پس فرمایا اے مسلم بن عوسجہ خدا آپ پر رحمت نازل کرے اور اس آیت کی تلاوت کی ان میں ایک وہ ہے جو زندگی کے دن پورے کر چکا اور ایک وہ ہے جو موت کے انتظار میں مصروف ہے اور انہوں نے اپنے عزائم نہیں بدلے۔ خدا لعنت کرے ان لوگوں (عبداللہ ضبابی اور عبداللہ بن خشکارہ بجلی اور مسلم بن عبداللہ ضبابی) پر جو آپ کے قتل کرنے میں شریک تھے۔

حضرت علی اکبرؑ اور مسلم بن عوسجہ کی اولیت ۔ یہ وہی زیارت ہے جس میں شہدائے بنی ہاشم کے سلسلے میں حضرت علی اکبرؑ کو پہلا شہید کہا گیا اور معاصرین کو اشتباہ ہوا ہے کہ علی اکبرؑ سب سے پہلے شہید ہوئے۔ ہم نہ حضرت علی اکبرؑ کے اولیت کے قائل ہیں اور نہ مسلم بن عوسجہ کو اصحاب میں پہلا شہید مانتے ہیں اور نہ اس کے پابند ہیں کہ جو سلسلہ زیارت میں منقول ہے وہی سلسلۂ شہدا ہے اگر ایسا ہوتا تو اس زیارت میں سب کے آخر میں عمرو بن عبداللہ جندعی کا نام نہ ہوتا رفقا کی آخری فرد جس کے بعد بنی ہاشم کی شہادتیں شروع ہوتی ہیں۔ عمرو بن عبداللہ زخمی تھے کوئی ایک قتل بھی اس کی تائید نہیں کرتا۔ لہٰذا زیارت ناحیہ کی فہرست کو سلسلے وار سمجھنا صحیح نہیں ہے حضرت علی اکبرؑ اور مسلم بن عوسجہ کو نمایاں کیا ہے جو

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اولیت کا امتیاز دیا ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ شہزادہ علی اکبرؑ اپنے عنوان شہادت و مرکز مصائب ہونے کے لحاظ سے پہلے شخص ہیں جو اس بے دردی سے قتل ہوئے

کیا مسلم بن عوسجہ سپاہ قتیل کے پہلے شہید ہیں

اس کا مطلب یہ ہے کہ تمام شہدائے بنی ہاشم وغیر بنی ہاشم میں صرف حضرت علی اکبرؑ کا جسم ٹکڑے ٹکڑے کر دیا گیا تھا اور جو خصوصیت ان کے لئے مقاتل میں وارد ہے وہ کسی شہید کے لئے نہیں ہے لہٰذا ہو سکتا ہے کہ ان کے عنوان قتل نے کہلوایا: السلام علیک یا اول قتیل من نسل ابراہیم الخلیل۔ اور مسلم بن عوسجہؓ کو ممکن ہے پہلا قتیل اس لئے کہا گیا ہو کہ واقعہ کربلا میں مسلمؓ پہلے شخص ہیں جن سے تحریکات حضرت علی بن ابی طالبؑ نے اپنے عہد میں اخوت کی تھی۔ شہزادہ علی اکبرؑ عنوان قتل میں سابق اور مسلم بن عوسجہؓ خصوصیات ذاتی میں سابق نہ کہ بنی ہاشم میں علی اکبرؑ کے پہلے کوئی شہید نہیں ہوا اور مسلمؓ سے قبل رفقا میں کوئی کام آیا ہو۔ اس تاویل کے نظائر فریقین کے وہ روایات ہیں جن میں جناب امیر المومنین علیہ السلام کو پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا: انت اول من امن بی۔ تم پہلے شخص ہو جو مجھ پر ایمان لائے۔ اس اولیت نے جناب خدیجۃ الکبریٰؑ کی سابقہ کو ختم نہیں کر دیا بلکہ حضرت علیؑ کی اولیت خدیجہؑ کے بعد طبقہ رجال میں ہے اور خدیجہؑ کی اولیت اپنی جگہ صحیح ہے۔

تعلیمات: سیرت مسلم بن عوسجہؓ کے تعلیمات قابل ملاحظہ ہیں (۱) حفظ قرآن میں سعی کرنا ایک مسلمان کا عمدہ ترین مقصد ہونا چاہیے اور وہ کلام خدا یاد کر کے ذہن دار اشخاص اہل علم کو سنانا بھی درس (۲) تمام اہل ایمان آپس

---

۱ فقطعوہ بالسیف اربا اربا

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

میں بھائی بھائی ہیں اور معنوی رشتہ کو مضبوط تر پھر صرف باتیں لیبل کر دینا بھی ایک مسلمان
کے لئے ضروری ہے (۳) انسان میں قوت عمل ایسی ہونا چاہیے کہ بڑھاپے کا عذر نہ
کیا۔ اسے ضعف پیری میں نصرت کی۔ مسلم حسین کے صحابی تھے جیسے بھائی ہول
انس اور زید بن ارقم کی طرح نہ تھے۔ جو بعد نسیان اور ضعف پیری کا عذر حدیث غدیر
کی شہادت میں عذر کرتے (۴) ان کی بوڑھی نسل میں قدر جمیل تھی کہ زوجہ کے لئے
بچے آئے اور ان کے ارادوں میں سستی پیدا نہ ہوئی (۵) امتحان میں حیا اندر
ہونے کے بعد حقیقی بڑھ جاتی ہے اور عورتوں کو سفر میں ساتھ رکھنے سے نہ ڈرے
(۶) آذربائیجان کی جنگی حدود میں اپنی نصرت سے نام و نمود نہ چاہا اور اسلام کو اس
طرح مدد پہنچائی جیسی وقت پڑنے پر حضرت امیر حکام جور کو علمی مدد پہنچاتے
تھے (۷) حاکم جور کے معزول کرنے پر صبر کیا اور شکایت نہ کی (۸) ہو سکتا تھا کہ
اولاد کے لئے وصیت کرتے مگر وصیت میں بھی نصرت امام کا جذبہ تازہ کیا (۹)
عیال کو خدا پر چھوڑا اور اس کے مستقبل کے خیال میں نہیں الجھے (۱۰) مرتے وقت
محبت حسین کے سوا دل میں اولاد و عیال کی محبت بھی نہ تھی (۱۱) مسلم قاری
قرآن تھے تو ان کا آخری قول و فعل قرآن پر عمل ہوا (۱۲) بغیر وصیت ان کی
روح جسم سے جدا نہیں ہوئی اور شارع علیہ السلام کے آخری حکم کو بھی پورا کیا۔

وصیت میں مسلم کا عمل بالقرآن :۔ مرنے والے کے لئے وصیت اس
کا آخری کام ہے جس کے بعد وہ دنیا چھوڑ دیتا ہے۔ احادیث میں وصیت کی تاکید
ہے اور قرآن حکیم نے سورہ عصر میں کامیاب انسانوں کا یہ معیار مقرر کیا ہے
"والعصر ان الانسان لفی خسر الا الذین آمنوا وعملوا الصلحت

لہ ارجح المطالب از ابن مردویہ ص ۴۶۶ وفیات باب ۳ بحث غدیر

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر قسم ہے وقت عصر کی بیشک انسان خسارہ میں ہیں مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور جنھوں نے اچھے کام کیے اور باہم حق کے حفظ وصیت کی اور صبر کے ساتھ بھی آپس میں وصیت کی۔ مسلم بن عوسجہ کا نصرت حسین کے لیے وصیت کرنا اس آیت کی بہترین تعمیل ہے وہ اگر اپنی اولاد کے لیے وصیت کرتے تو توکل کے خلاف تھا۔ اس وصیت کی دوسری تائید آیہ قرآن تعاونوا علی البر والتقوی سے ہوتی ہے۔ جہاد بہترین نیکی اور پرہیزگاری ہے جس کی مسلم وصیت کرتے ہیں۔ اب حبیب بن مظاہر پر جہاد کا بار دو طرح پڑتا ہے ایک تو کربلا کا جہاد واجب ہی تھا دوسرے وصیت قبول کرنے پر وجوب کا تعلق ہوا۔ مجموعہ ورام میں یہ حکایت لکھی ہے کہ ایک زاہد عالم احتضار میں تھا لوگوں نے اس سے کہا الا توصی بابنتک وعیالک تم کچھ وصیت اپنے بال بچوں کے لیے نہیں کرتے فقال انی لا ستحیی من اللہ ان اوصی الی غیرہ اس زاہد نے جواب دیا کہ میں حیا کرتا ہوں۔ اس بات سے مجھے شرم آتی ہے کہ سوائے خدا کے اور کسی سے اپنے فرزند و عیال کے بارے میں وصیت کروں۔ مسلم بن عوسجہ کی وصیت ان کے امام کے بارے میں تھی اور اس کو ذاتیات سے کوئی تعلق نہ تھا۔

مسلم بن عوسجہ شہید اور بدر واحد کے قدم بقدم تھے۔ گذشتہ بیان میں کہ امام حسین نے مسلم کے سرہانے پہنچ کر ایک قرآنی آیت با کمال حزن واندوہ تلاوت فرمائی۔ وہ آیہ مبارکہ یہ ہے۔

من المؤمنین رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ فمنھم من قضی نحبہ ومنھم من ینتظر وما بدلوا تبدیلا۔ سورۂ احزاب ع ۱۹

ایمانداروں میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ خدا سے انھوں نے جو عہد کیا تھا اسے

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

پورا کر دکھایا یعنی وہ ہیں جو اپنا وقت پورا کر گئے اور ان میں بعض حکم خدا کے منتظر بیٹھے ہیں اور ان لوگوں نے اپنی بات ذرا بھی نہیں بدلی۔

مظلوم کربلا سے بہتر علوم قرآن کا ماہر کون ہو سکتا تھا۔ مدینۂ علم کی آغوش لعاب دہن نبوی ہے جس کی تربیت ہوئی وہ اپنے اطمینان قلب کا مظاہرہ کر رہا ہے اور وہ آیت پڑھی جاتی ہے جس میں خدا کلام حضرت حمزہؓ اور عبیدہؓ کا ذکر اور آخر میں حضرت علیؑ بن ابی طالبؑ کا تذکرہ ہے اس آیۂ کریمہ کی تفسیر جناب امیرالمومنین علیہ السلام سے منبر کوفہ پر دریافت کی گئی آپ نے فرمایا یہ آیت میرے اور میرے چچا حمزہؓ اور میرے چچازاد بھائی عبیدہؓ پسر حارث فرزند عبدالمطلبؑ کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ فاما عبیدہ فقضی نحبہ شہیدا یوم بدر و حمزۃ قضی نحبہ شہیدا یوم احد واما انا فانتظر اشقاھا یخضب ھذا من ھذہ (روائع القرآن ۳۴۷)

عبیدہؓ جنگ بدر میں شہید ہوئے اور حمزہؓ احد کے دن شہید ہوئے اب رہا میں تو شقی ترین مردم کا انتظار کر رہا ہوں۔ جس کے ہاتھ سے یہ ریش سفید اس (سر کے خون) سے رنگ جائے گی۔

آیت سے حمزہؓ اور عبیدہؓ کی مدح ثابت ہوتی ہے کہ وہ نصرت اور سرفروشی کی منزل پر چل رہے تھے اور خدا سے انہوں نے اپنی راہ میں شہادت کا جو عہد کیا تھا اس کو سچ کر دکھایا اور پیغمبر خداؐ کے ساتھ جنگ میں ثابت قدم رہے۔ یہاں تک کہ موت کی نیند سو گئے۔ اور آخر میں شہادت کا انتظار کرنے والا ان سے مرتبہ میں بڑھا ہوا ہے۔

لے فصول المہمہ وسوانح عمری

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

سیدالشہداء روحی فداہ کے اس عمل سے واضح ہوتا ہے کہ وہ اپنے
اصحاب باوفا کو شہدائے بدر و احد کے دوش بدوش سمجھتے تھے۔

باب المراثی

مرزا فصیح علیہ الرحمہ المتوفی ۱۲۳۰ھ

کہاں تھی شیر وقت کربلا میں کام آتے ہیں
زیارت میں امام عصرؑ ان کے نام لاتے ہیں
حبیب ابن مظاہر مسلم ابن عوسجہ جندب
سوید و سعد و حجاج ابن زید و مالک کعب

میر انیس المتوفی ۱۲۹۱ھ

میدان میں مسلم کا پسر جو سحر آیا
تلوار جو کھینچی تو ہزاروں کو بھگایا
جس دم وہ گرا فوج نے بڑا رنج اٹھایا
چھاتی سے کئی مرتبہ زخمی کو لگایا
لاشے سے بھی مل کے جدا ہوتے تھے شبیرؑ
عورات میں غل ہوتا تھا جب روتے تھے شبیرؑ

میر مونس المتوفی ۱۲۹۲ھ

مسعود کی وہ صبح وہ ابن عوسجہ کی شان
آنکھیں لگی تھیں در پہ کہ نکلے کا کب نشان

عشر فروع بیاالآیت حسب ذیل کتب و تصنیف میں ان آیات میں پائی جاتی ہیں جو شان اہل بیت میں نازل ہوئی ہیں ملاحظہ ہو (۱) الصواعق المحرقہ ص ۱۴۳ (۲) صواعق محرقہ ص ۱۰۹ (۳) ینابیع المودۃ ص ۱۳۲ (۴) تذکرہ خواص الامۃ سبط ابن جوزی ص ۹ (۵) مناقب اخطب خوارزم ص ۱۲۹ طبع عراق المتوفی ۵۶۸ھ (۶) مناقب المرتضی شاہ علی حیدر قلندر کاکوروی ص ۱۸۳ (۷) ارجح المطالب ص ۴۵

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

عشق المتوفی ۱۳۰۲ھ

تھے ابن عوسجہؑ جو رئیس بنی اسدؑ — بولے وہ آکے جوش میں روحی لک الفدا
معشوق سبز رنگ کا اس وقت کی گیا — ڈرتے نہیں بلا سے ہمیں حق کی ہے ولا
لیٹرا ابھی سے ہم گئے جنت کے باغ میں
ہے نکہت عروس شہادت دماغ میں

تعشق

تھی صف کی پکار سے ہاتھوں سے ایک بار — آئے حبیب ابن مظاہرؑ وفا شعار
اے ابن عوسجہؑ ہے کہاں وہ دل فگار — وہ جس نے تھا مرو سعد بجستہ کار
کچھ تو جواب دو خلف بو تراب کو
کیوں اے بلال تم نے بھی چھوڑا رکاب کو

فراست زید پوری

تلمیذ حضرت اوج مرحوم

مسلم ابن عوسجہؑ ایسے تھے باوقار — علم و عمل پہ شیر نبیؐ کو تھا افتخار
تھا عالمان مذہب اسلام میں شمار — تعلیم سے علیؑ کی بڑھا پایہ اقتدار
بھائی جناب قنبر خداؑ ان کو کہتے تھے
اس رشتے سے حسینؑ چچا انکو کہتے تھے

عزیز لکھنوی

یہ بس یہ ابن عوسجہؑ کی ہمت عالی
وہ دبدبہ وہ شان وہ آثار جلالی

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

سالکِ مسلکِ اوج و دبیر جناب خبیرؔ لکھنوی

کیا مسلم ابن عوسجہؓ کی آن بان تھی
پیری تھا سر پہ تھے کہ ہمت جوان تھی
بھائی بنایا نفسِ نبیؐ نے یہ شان تھی
دل نورِ حق تھا ظرفِ تلاوت زبان تھی

آلِ جناب محمد صادق کے ساتھ تھے
قرآن تھا حفظ مصحفِ ناطق کے ساتھ تھے

از مولوی سید ظفر حسین عرف وزن صاحب ظفرؔ الرضوی
نبیرۂ جناب مفتی صاحب قبلہ

حافظِ قرآن صاحب مسلم ابن عوسجہ
حامیِ دینِ نبیؐ شہید لئے آلِ مصطفےٰؐ
اے ظفرؔ حامل تھے مسلم بے شمار وصفا کے
متقی و عالم و عابد شہید نیکو ا

۱؎ اس کتاب میں آدابِ تلاوتِ قرآن کے سلسلے میں جن آیات کا تذکرہ ہوا ہے اس کی طرف محدودے توجہ دلائی ہے اجرہم علی اللہ

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ان کتابوں کی فہرست جو اس کتاب کا ماخذ ہیں۔

نمبر شمار	نام کتاب	فن	نام مؤلف	زبان	مذہب مؤلف	سن وفات مؤلف	سن طبع کتاب
۱	آئینہ تصوف	تصوف	شاہ محمد حسن صابری چشتی	اردو	صوفی	—	۱۳۱۱ھ
۲	ابصار العین	مقتل	شیخ محمد طاہر سماوی	عربی	شیعہ	—	۱۳۴۱ھ
۳	انوار الشہادت	وعظ	ملا حسین یزدی	فارسی	شیعہ	۱۲۸۷ھ تک زندہ تھے	—
۴	تاریخ الامم والملوک	تاریخ	ابو جریر طبری	فارسی	اہل سنت	۳۱۰ھ	—
۵	تاریخ الکامل	تاریخ	ابو الحسن علی بن اثیر جزری	فارسی	اہل سنت	۶۳۰ھ	—
۶	تنقیح المقال	رجال	شیخ عبد اللہ مامقانی	عربی	شیعہ	—	طبع نجف ۱۳۵۲ھ
۷	جلاء العیون	تاریخ	علامہ محمد باقر مجلسی	فارسی	شیعہ	۱۱۱۰ھ	—
۸	حیات القلوب جلد ۲	تاریخ	علامہ محمد باقر مجلسی	فارسی	شیعہ	۱۱۱۱ھ	—
۹	خصال	حدیث	ابن بابویہ قمی	عربی	شیعہ	۳۸۱ھ	—
۱۰	روضۃ الشہداء	تاریخ	ملا حسین واعظ کاشفی	فارسی	اہل سنت	۹۱۰ھ	—
۱۱	ریاض السالکین	وعظ	علی صدر الدین مدنی	عربی	شیعہ	—	—
۱۲	روائح القرآن	کلام	مفتی سید محمد عباس شوشتری	عربی	شیعہ	۱۳۰۶ھ	—
۱۳	عیون اخبار رضا	حدیث	ابن بابویہ قمی	عربی	شیعہ	۳۸۱ھ	—
۱۴	غرر الحکم	ادب	عبد الواحد بن محمد عبد الواحد آمدی تمیمی	عربی	شیعہ	—	بمبئی ۱۲۸۶ھ
۱۵	الفاروق	تاریخ	شبلی نعمانی	اردو	اہل سنت	۱۳۳۲ھ	—

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

نمبر شمار	نام کتاب	فن	نام مؤلف	زبان	مذہب مؤلف	سن وفات مؤلف	سن طبع کتاب
۱۶	فتوحات بہنسا	تاریخ	شیخ محمد بن محمد معز مصری	عربی	اہل سنت	—	بمبئی ۱۲۸۲ھ
۱۷	لہوف	مقتل	علامہ سید علی بن طاؤس	عربی	شیعہ	۶۶۴ھ	—
۱۸	مجمع البحرین	لغت	فخرالدین بن طریح نجفی	عربی	شیعہ	۱۰۸۵ھ	—
۱۹	مخزن البکاء فی مصیبۃ سید الشہداء	مقتل	حاجی ملا صالح برغانی	فارسی	شیعہ	—	۱۳۰۴ھ طبع ایران
۲۰	مفاتیح الجنان	دعا	عباس بن محمد رضا قمی	فارسی	شیعہ	۱۳۵۹ھ	—
۲۱	مقتل ابی مخنف	مقتل	لوط بن یحییٰ ازدی	عربی	—	۱۵۷ھ	—
۲۲	مجموعہ ورام	وعظ	ورام بن ابی فراس	عربی	شیعہ	حدود ۶۴۰ھ	—
۲۳	ناسخ التواریخ جلد ۶	تاریخ	مرزا محمد تقی سپہر کاشانی	فارسی	شیعہ	—	۱۳۰۹ھ طبع بمبئی
۲۴	نہج البلاغہ	ادب	علامہ سید رضی علیہ الرحمہ (جامع)	عربی	شیعہ	۴۰۶ھ	—
۲۵	بحر المصائب	وعظ	مولوی امداد علی کیرانوی	اردو	شیعہ	۱۳۰۹ھ	—
۲۶	البلد الامین	دعا	شیخ ابراہیم کفعمی	عربی	شیعہ	۹۵۰ھ	—
۲۷	کربلا نامہ	مثنوی	مفتی اسیر مرحوم	فارسی	شیعہ	۱۲۹۹ھ	—

حیدرآباد لطیف آباد یونٹ نمبر ۸-C1

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا صاحب العصر والزمان المدد

قسم خدا کی بڑا نیک کام کرتے ہیں
غمِ حسینؑ کا جو اہتمام کرتے ہیں

نام کتاب

حسنؑ حسینؑ

مرتبہ و مؤلفہ

محمد وصی خان

شخصیت امام عالیمقام پر حیرت انگیز معلوماتی تحقیقی بے مثال مضامین کا نایاب مجموعہ جس کو پہلی بار اس کتاب میں یکجا کیا گیا ہے ہزاروں سال کی محنت ہزاروں مسائل کا نچوڑ اور ہزاروں روپیہ کی کتابوں سے حاصل کیا ہوا مواد

ناشر

رحمت اللہ بک ایجنسی

بالمقابل بڑا امام بارگاہ کھارادر کراچی ۷۴۰۰۰

فون 2431577

حسینؑ شہید حسینؑ شہید حسینؑ شہید حسینؑ شہید حسینؑ شہید حسینؑ شہید حسینؑ

Presented by www.ziaraat.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

تاریخ کی مناسبت سے سلسلہ وار مجالس

سوز، سلام اور مرثیوں کی بیش بہا مخزن

بیاض تسکین زینب علیہا السلام

مرتبہ: محمد وصی خان

رباعی، سوز، سلام اور مرثیوں سے ترتیب دی ہوئی تاریخ کی
مناسبت سے کامیاب مجالس کا مجموعہ جو پہلی بار چھاپا گیا ہے

ہندوستان و پاکستان کے نامور سوز خوان
حضرات کے بیتوں کا نچوڑ
سوگوار بہنوں کے لئے نایاب تحفہ

ناشر: رحمت اللہ بک ایجنسی
بالمقابل بڑا امام بارگاہ کھارادر کراچی ۲ ۔ فون ۲۴۳۱۵۷۷

Presented by www.ziaraat.com